ہا ہزار بدعتین سنت کے مقابل
طرفہ ہے مگر اورکہ ان چیزونکے نسبت
حجت ہے اوسکے واحضر نزدیک خدا کی
احکام پیغمبر سے خدایا وہ عمل تھا
قرآن کے احکامونکی حضرت کی حدیثین
اخبار بنی جملہ اگر غور سے دیکھو
کو گلشن اخبار کجا خار وخس ہد اسیے
وہ علم جو مشکوۃ نبی سے ہو ماخوذ
اہل ہوا کے واسطے ارا ہوی چمن
اب لوگونکے احوال مین تبدیل پڑی ہے
لاکہون پہسے تقلید کے دار عضال مین
تقلید کے گرداب مین ایسے یہ پہسے ہین
ہر ایک مقلد کو اگر غور سے دیکھو
مانند عجل سامری کے حب لقت آلند
غالی ہے وہ اس عصر مین جانی ہی سے
اس قسم کے غلو کے مثل یاد ہے رکھو
مثل شمار ریگ بیابان ہے کے لعنت
مرد خدا خدا سے ڈرو کچھ تو ہے ذرا
ارسال وقف وادر ہد لیس کے روایت
اپنی قیاس پر سب ہے مقدم کرے اسکو
جب اصل ہو موجود تو فرعون کی ضرورت
جو اہل ہین انصاف کے احناف سی حضرت
کلا وحاشا مگر ایسا تو ہر گز
شیطان کے احزاب کا سالار وہی ہے
فضلا رنا مدار احادیث کے نسبت

لن ہوتین ہب بنا اصحاف فن کا
شارع کیطرف کرتے ہین پہر اونکی حسن کا
جو رای کے تابع کرے اسلوب سنن کا
جنکے طفیل ضو رہی جیسے شمع لگن کا
تفصیل مین ایسے ہین جیسے شرح متن کا
قرآن کے نسبت سے جو مسکا ہو یمن کا
خوش سیر ہے آثار کی جنات عدن کا
سیرالی اوس سیراب ہے تشنہ دہن کا
اہل اثر کیواسطے ہے سبحن مرتع کا
ہر ایک کو دیکھو وہی دشمن ہے سنن کا
سالم وہی رہا جسے ایمان ہے یمن کا
حامی نہین ہوتا کوئی حضرت کی سخن کا
عالم ہو یا عامی ہو یا فاسق ہو وطن کا
فرحت ہے اوسکے روح کی اور قوت ہے بدن کا
اس دور مین اس طور جو نافی ہے سنن کا
درمین لکہا ہے ایک سخن لپنے دہن کا
اوپر ہو گئے جو راہ ہو لقمان کی سخن کا
ملعون کیون نہو گا جو تارک ہو سنن کا
لقمان کرے مقبول جو تہا حبر زمن کا
پابند سنن کا تہا نہ پابند فتن کا
باقی نہین رہتی اوسے جو اہل ہو سنن کا
دستور عمل نہی ہے اونکی وطن کا
کوئی نہین ہوگا جو مطاعن ہو سنن کا
جو خبث احبا بث ہو مو قط ہو فتن کا
حیض الرجال کا جو شعار اوسکے بدن کا

بدعات کا معدن ہو تو اوسکو کہا کا منبع
چھوڑی وہ شریعت کی حقیقت کو سراسر
سن لیگا جو کوئی اوسے کہیگا وہ حجر سیا
جمعہ جو فرض قطعی ہے اسکا ہو وہ منکر
تحلیل مزامیر و معازف میں اتاطیل
تارک سنن کو کہتے تہے اصحاب نبی کے
خناس کے وسواس ہلن دلہا رناس مین
شرمندہ روسیاہ ہوی اوس اہل زیغ کا
لاکہون ہزار لعنت پروردگار ہو
اہل حدیث ہیکے سب آل رسول ہین
الله حسین کو تو بھی اہل حدیث ہین ۔

پیر عنت مقید ہو شیاطین سے رسن کا
جہال کا مرشد ہی رہزن ہو سنن کا
اسطور ہے اسلوب مقتل شرع شکن کا
ہر کفر او فتنہ ہی ہو سے سبب دو دسن کا
مذہب کے مخالف لکہی ملحد ہو زمن کا
اخبث خبیث دخانجی شیطان فلتن کا
تالیف کہ بکواس سے سرجس ہو فتن کا
منکر ہوی سنن سے مروج ہو فتن کا
اوس شخص پر حو ہو وے بدو اہل سنن کا
قاضی ہو یا نواب یا شوکان یمن کا
روز جزا جزا دے اوسی اجر حسن کا

اس قسم کی گفتگو ایسے شخص کے ساتھ مناسب ہے جسکے دلمین کچھ ایمان سے جان ہو اور جسکا دل مرگیا ہو اور رفتہ اوسکا مُہر لگیا ہو تو ایسکے نفس پر راہ نصیحت مسدود ہے جسکو خدا تعالے بلامین مین ڈالنا چاہے تو اسکے لئے انسان کا کچھ بس نہین چلتا چنانچہ خود فرماتا ہے وَمَنْ يُرِدِ اللهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللهِ شَيْئًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ؕ لیکن چونکہ جہال میں رواج ہوگیا ہے کہ کیسے شیطان ابن الجان کے پیرو ہو جاتے ہین جو بحق علماء دین خصوصًا نسبت اہل حدیث بکواس کرے ایسے گمراہ کی مدح سرائے کرنے خیال خام وجد تمام ہے ؎ بگمراہ گفتن نکو میروے + جفای تمامست و جور قوی + ایسا کوئی عالم خفی نہین اور نہ ہو گا کہ نسبت متقدمین اہلحدیث کے کلام بیہودہ کرے کیونکہ غلو دین مین منع ہے الله تعالی کا فرمان ہے یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی الله الا الحق ہر چند آپ سمیں قول مشہور المعاصرۃ اصل المنافرۃ بحث مباحثہ مسائل مختلف فیہا بین الفقہاء والمحدثین کے قدیما وحدیثا جاری رہا ہے مگر تاہم زبان حرف گیری جانبین سے تا دم حال مسدود ہے بجز چند شیاطین مزادران وکینہ گان کے بقول مشہور ع شادی قبولا زیر کا نامی شدہ ہم شیرہ نگاہ علی طلب علی تراب علی کتک علی بہنگ علی چرس علی وغیرہ کفر شماران ہر جہت

یاران وزبردو بولڑا وچوہڑ اوغیرہ باہم ایک دوسرے سے مولوی لوہی عالم
اور ربانی بالسہین کر کر شیطانی سے لوگون کو گمراہ کرتے ہین چنانچہ سنا گیا ہے کہ ایک شخص
گوجرنہا جو سخت متعصب مذہب حنفی ہین تہا حتی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خیال
اوٹہاکر پیرو مرشد فرضی اور نجومی کیطرف لیجاتا تہا اور قرآن اور حدیث کو قول صاحب خلاصہ
کیدانی کے سامنے پوچ سمجھتا تہا اور اوسکے باپ کا نام جونہ تہا اور اکثر پرورش اور سر درا وجہ
معاش اپنی کے اجرت پر دروغی شہادت اوٹہاکر بسر کرتا تہا تو لوگون نے ایسی متعصب تہا کر
اس کیت سے پکارنا شروع کیا کہ جونہ سنگہ کا پوتر تقدیر باریتعالے سے جونہ سنگہ کا بیٹا بڑی ایک
جہل سازی کی مصیبت مین مبتلا ہوا پہر ایک شخص تابع سنت کی بدولت وہ اس
بلا ر مہلکات سے رہا ہوا مگر پہر خبث نفس سے بے ہادی اور ناشکری اختیار کی ؎ وکل فرع
یشہد باصلہ + وکل نذع یخبر عن نسلہ + بعض کم علم کے وسوسۃ الخناس فی صدور
الناس ہین جو اپنے آپ کو حنفی نام سے پکارتے ہین اور دراصل مذہب حنفی سے برخلاف
چلتے ہین - جیساکہ کیکو ذات اپنی نہ ملے تو مغل یا پٹہان وغیرہ بن جاتا ہے اور مسائل مختلف
فیہا مین خصوصًا بحث وجوب تقلید اور عدم جواز صلوۃ جمعہ حکومت کفار مین کہنا شروع
کرتا ہے اس قسم کے اقوال احبار یہود اور رہبان نصاری کے بہی خلاف اپنے مذہب کے
تہے جو اغواء عوام کالانعام کو کرتے تہے اور طمع دنیا کے مارے عوام کو غلط مسئلے بتاتے تہے
؎ بدوز ورشرہ دیدہ ہوشمند + برارد طمع مرغ وماہی بہ بند + نہ پرہیزگار ونہ دانشورند
ہمین بس کہ دنیا بدین میخرند + لہذا یہ مسکین خاکسار ہیچمدان راجی رحمت رب الکونین
القوی المدعو بہ محمد حسین ہزاروی تردید خیالات فاسدہ انکو مختصر طور پر تحریر کرتا ہے اللہم
احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین ؎ دیکہا تو خاکسار ہے عالی مقام ہے
جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی + (باب اول تقلید شخصی کے ابطال مین)
قولہ صہ ۱۳ انما شفاء العی السوال **اقول** میرے مخاطب کٹ ملان کے رسالہ میں
بجاء شفاء العی شفاء امی لکہا ہوا ہے ؎ وہ وہ تماشے ہے دیدار یار کا اغلاط سے
ہین خال وخط گلعذار کا + زلف دراز سے تو بنایا تہا دام کو + صیاد خود ہی صید ہوا مرغزار کا
میرے مخاطب کٹ ملان نے اس حدیث سے شاید وجوب تقلید سمجہا ہوگا یعنی بے علم
اہل علم کے تقلید کرین - سبحان اللہ یہ کیسی استدلال ہے اس حدیث مین تو صاف

بدعا ہے اون لوگون کو جنہون نے اپنی راے سے فتوی دیا تہا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلوہ قاتلہم اللہ - نقلہ صاحب المشکوٰۃ فی باب التیمم **قولہ** فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون **اقول** مطلب مہجے مخاطب کٹ ملان کا یہ ہے کہ ہر اہل علم سے اوسکی راے پوچھی جاوے اور یہ محض غلط ہے - مراد ذکر سے قرآن مجید ہے چنانچہ باریتعالی فرماتا ہے وہذا ذکر مبارک انزلناہ اور فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ اور فرمایا وانہ لذکر لک ولقومک پیر یہ آیات اول دلیل اور ابین حجت ہین وجوب اتباع قرآن پر نہ تقلید پر کسی امام ومجتہد کی تو مراد اہل ذکر سے وہی ہونگے جو اہل قرآن ہین نہ اہل راے فاسد اور قیاس کاسد جیسا کہ فرمایا سورہ انبیا مین لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم افلا تعقلون ؎ اہل قرآنند اہل صدق وصفا + اندر ایشان کی رود ہر بوالہوس + ہر کہ اندر دام نفس ست مبتلا + اہل تقلید است نی اہل خدا + جس وقت یہ آیت اوترے تہی اسوقت کوئی اہل الذکر تہا یا نہین اگر تہا تو اوسکو چہوڑکر دوسرے کو اوسکی جگہہ قائم کرینگے کیا وجہ ان کنتم لا تعلمون کی قید سے معلوم ہوتا ہے اگر جانتے ہو تو مت پوچہو اور فاسئلوا سے تقلید کیونکر ثابت ہوتی ہے کہ بی دلیل مان لیا کرو بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ دلیل پوچہو بی دلیل مت مانو باوجود اسکی امام سے پوچہنا کیونکر ہو سکتا ہے - کہ مدت گذر چکی ہے وفات اوسکی مین اور آیت کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اون لوگون کے شان مین وارد ہے جو رسول خدا صلعم کی رسالت کا انکار کرتے - پہر اس آیت کا مخاطب اپنی کو سمجہنا گویا اپنی کو منکر رسالت سمجہنا ہے ہمین تو وجوب تقلید امام پر دلائل سنا ہے ہین اور خود قول علما ربانی تجاوز کی پیروی کی ہر کار بند ہین جو ان سے لیکر امام تک مفاوض بعیدہ ہین کہ تنقطع فیہا اعناق المطایا ؎ ہمین تو صبر کو کہتے ہین شیخ واعظ سب + اونہی کو کوئی بہی کہتا نہین وفا کیلیے +

قولہ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم **اقول** مطلب میرے مخاطب کٹ ملان کا اس آیت کے استدلال سے یہ تہے کہ اولی الامر کے تقلید کرنے چاہیے سو اسکا جواب یاد رہے کہ اولی الامر سے مراد امرا و سلاطین ہین اور شان نزول اس آیت کا بہی اسی طرح پر شاہد ہے کما رواہ البخاری فی کتاب التفسیر وکذا فی کتاب الاحکام اور سیوطی نے تفسیر اکلیل مین کئی طرح کے احتمال اور بہی لکہے ہین منجملہ اونکے اہل علم اور فقہ سے لکہتے ہین

بالجملہ اگر لفظ اولی الامر اہل علم اور فقہ کو شامل ہے تو طاعت اونکی ایک فرع ہے رسول خدا
کے طاعت کا اولی الامر کے بالاستقلال کوئی اطاعت نہین چنانچہ اسی نکتہ کیطرف
اشارہ کیا ہے باری تعالے نے کہ مکرر کیا لفظ اطیعوا کو رسول خدا کے لیئے تا کہ
معلوم ہوجاوے کہ طاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقلہ ہے یعنی جو امور کہ قرآن
مجید سے زائد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہین اوس مین بہی اطاعت آپکی
ضروری ہے اور مکرر نہ کیا لفظ اولی الامر کے لیئے تاکہ واضح ہوجاوے کہ اولی الامر کے
اطاعت مستقلہ نہین کذا ذکرہ العلامۃ القسطلانی فی شرح البخاری سے پس جو امر کرین وہ
کتاب اور سنت سے زائد اسمین اطاعت اونکے روا نہین بلکہ وہ احداث فی الدین سے
اور ابتداع مگر یہ امر مخفی ہے مقلدین پر او مقتضے اس آیت کا تردید راے اور قیاس ہے
حق سبحانہ تعالی اسی آیت مین فرماتا ہے فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول
کہ وقت تنازع کے خدا اور رسول کی کلام کیطرف رجوع کرین اور جو کلام اولی الامر کا
خلاف ہو اوسکو تاویل کر کے خدا و رسول کی کلام سے موافق کریں نہ یہ کہ خدا اور رسول
کی کلام کو پہیر کر اولی الامر کے کلام کی طرف لیجاوین جیسا کہ شیوہ ہے میرے مخاطب
کے ملان جیسونکا اعاذنا اللہ من ہذہ الصنیع الشنیع ۵ خیر الطیور علی القصور
وشرہا یاوی الخراب ویسکن الناؤوس + ما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا
قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم الآیۃ) اور حدیث
لن یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ غور سے پڑہین۔ یاد رہے
کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین جسکو افسر فوج بنا کر روانہ کرتے تہے اوس
شخص کا کیا لقب ہوتا تہا اگر امیر ہے اوسکا لقب ہوتا تہا تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ
جو کبہی کسی فوج کے سالار نہین بنے کیونکر اس لقب سے ملقب ہو گئے امام ابو حنیفہ رح کا
لقب امیر اگر کسی کتاب معتبر مین لکہا ہے تو دکہلاوین امام صاحب کے زمانہ مین دوسرا
امیر تہا جنہوں نے آنکو قضا کے اختیار نہ کرنے سے کوڑی مارنی ہر روز دہ دہ مارنے
شروع کئی اور قید کئی اور قید خانہ ہی مین وفات پا گئے کتب معتبرہ فقہ مثل شامی
اور تخریج ہدایہ زیلعی حنفی اور درایہ تخریج ہدایہ ابن حجر عسقلانی کتاب القضا مین ملاحظہ
کرین میں کہتا ہوں تعجب ہے کہ امام صاحب نے تو باوجود وفور علم اور اجتہاد کے قضا اختیار نہ کی

اور مغیبت فسادر گوڈی کی اختیار کی تو معتقدین امام صاحب برعکس اون کے
کوئی فاسقہ جتنا ہے کوئی مفتی کہلاتا ہے - حالانکہ قضا علما مقلدین کے تانہ نہیں ہوتا
کما سنذکر تفصیلا اور وقت نزول اس آیت کے جو لوگ لفظ اولی الامر کے مصداق ہے
اون سبکو معزول کرکے کسا صاحب اختیار ہے معنے اجتہاد کے کسطور سے اون سے
سمجھے جاسکتے ہین سہ مطلب ہو سبکے بارنہ سمجھے تو کیا عجب ہے سب جانتے ہین کہ
کہ ہندی زبان نہین - قوله صہ لعلمه الذين يستنبطونه منكم در حق شان مستنباط
وارد شده **اقول** اس آیت تو صریحًا تقلید کی تردید ہے کیونکہ حاصل اس آیت کا یہ ہے
کہ پہلے بری خبر سنکر اوسکو مشہور نہین کر دینا چاہیئے بلکہ اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے واولی الامر کے پیش کرنا چاہیئے تاکہ وہ لوگ دیکھین کہ یہ خبر سچ ہے یا جھوٹی
اسکو تقلید شخصی کے دعوے وجوب سے کیا تعلق ہے - اہل استنباط سے مراد وہی اہل
ذکر ہین جو پہلے بیان انکا گذرا اہل را سے اور قیاس نہین اب قیاس کی کچھ چندان
ضرورت ہی نہیں خاصہ اور عامہ ساری حوادث کے لئے کتاب اور سنت تا یوم القیمہ کافی
وشافی ہین الیوم اکملت لكم دینكم اور حدیث شاہد بعثت بجوامع الکلم اور حدیث الا اني
اوتيت القرآن ومثله معه حجت ساطعہ اس مدعا پر ہے یہ تو ہماری علم و شعور اور عقل
کا فتور اور قصور ہے کہ ہم باوجود موجود ہونے کتاب خدا اور سنت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم تیری میری قیاس کو پکڑتے ہین عدم مزاولت قرآن و حدیث سے اسکو اس درجہ تک
کر دیا ہے ورنہ سہ خام ہین اوسکے الطاف شہا بی سب پر ہے تجھ سے کیا ضد تھے
اگر تو کسے قابل ہوتا - امت کو راے اور قیاس مختلفہ کا حاجتمند نہین بنایا اپنی رسول کو
کو سورہ نسا مین یون ارشاد فرمایا لتحكم بين الناس بما اراك الله الایہ اور یون فرمایا
ولتحكم بما ارايتك اگر ایسا ہوتا تو یہ دین ہونا کمزا تمام غیر کامل ہے نعوذ باللہ من جميع
ما كره الله اگر يستنبطونه منكم سے مراد علما مجتہد ہین تو کیا وہ خاص اشخاص ہین یا عام
ہر زمانہ مین موجود ہین انحصار کے لیے دلیل چاہئے اسجگہ قول صاحب نہایۃ الادراک کا بحق الی
یاد رہی بحث اجماع مین لکہا ہے و عندی ان هذا الاصل هو المنشاء لانحصار المذاهب في
الاربعة وبطلان التماس المستحدث ولكن يرد عليه انه ان اريد بالاختلاف الاختلاف مثلا
في زمان واحد فينبغي ان يكون مذهب الشافعي واحمد بن حنبل هو باطلا حين اختلف ابو حنيفة

مع مالک فی زمان او احد وان ارید بالاختلاف اعم من ان یکون فی زمان واحد ام لا فکیف
لا یعتبر اختلافنا کما اعتبر اختلاف الشافعی واحمد بن حنبل رح والاذاب عسر صعب ا
انتہی اور بحر العلوم شرح مسلم الثبوت کو اس بحث مین بخوبی ملاحظہ فرمائین **قولہ** صدا
وحدیث صحیح کہ آنرا عبداللہ بن عمرو از جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روایت فرمودہ
کہ العلم ثلثۃ آیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فہو فضل رواہ
ابوداؤد وابن ماجۃ **اقول** مراد فریضہ عادلہ سے سہام فرائض ہین نہ استنباط مجتہدین
کو کہ خیال ہے مخاطب کٹ ملان جیسو نکا ثبوت استنباط کیطرف گیا ہو ابو داود جو راوی
اس حدیث کا ہے وہ اس حدیث کو کتاب الفرائض مین لایا ہے اور صاحب مشکوۃ
کتاب العلم مین لایا کیونکہ سہام فرائض علم ہین - راے اور قیاس علم نہین بلکہ ظن
ہے اس حدیث مین تو قرآن اور حدیث کا ہی ذکر ہے جس سے مخاطب کٹ ملان کو سخت
انکار ہے چنانچہ کتاب صیانۃ الاکیاس کے صدا۱۱ مین لکھا ہے ع بہتر ین
فرہا دیسے کوہ کنے پر - **قولہ** صگ مسئلہ استنباطی مجتہد واجب الاطاعت والعمل
مساوی بقول شارع شدہ کہ آن نا شئے ست از قول شارع الخ **اقول** جو حکم کہ
منصوص صریح نص سے ہو اور نص صحیح قطعی الدلالت ہو وہان اجتہاد کے کچھ
ضرورت نہین اور جہان حکم مستنبط دلالت اشارت وغیرہ سے ہو مگر نص صحیح
قطعی الدلالت نہو بلکہ ایک آیات ضعیف خبر سے استنباط مجتہد کا ہو پھر قیاس مجتہد کا
اوسپر ساختہ کیا اور اشارہ کے معتبر نہو گا ع ثبت العرش اولا ثم النقش + فرضی قاعدون
سے جو غیر مسمن اور منفی من جوع ہین اپنے ہم مذہبی بہایونکا دل خوش کرتے ہین ع
نان سوختہ سیب را انوانہ رس ۔ دلی خوش نباید بدندان کس + اس مسئلہ کی تشریح
اگر دیکہنی منظور ہو تو بخاری کی مین کتاب الاعتصام باب اذا اجتہد العالم او الحاکم
فاخطأ خلاف الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب الاحکام باب اذا قضی
الحاکم بجور او خلاف اہل العلم فہو رد - مین غور سے دیکہین استنباط مجتہد کا احتمال
خطا اور صواب دونو کا رکہتا ہے تو امر متوہم محتمل قول شارع معصوم سے جو متیقن ہے
کیونکر مساوی ہو سکتا ہے لا لانہ کوئی معین نہین سکی طرف اور سکا احتمال ہے
اس سے یقینی ایک مذہب کیونکر ثابت ہو گی **قولہ** صگ حکم استنباطی

مجتہدین ہین رابوحی باطنی بتعبیر سیکسداہ اقول نعوذ باللہ بناءً علی ہذا امام صاحب
ہون یا کوئے اور امام سبکے شہر سے جو نفث فی الروع انکو بواسطہ فرشتہ کے
ہوتا ہے کتب اصول فقہ اور عقاید مین مصرحاً مرقوم ہے کہ استنباط اور اجتہاد مجتہد
کا منجملہ خیالات کے ہے یہ نہ تو اُسکے لئے حجت بن سکتا ہے اور نہ غیر کے لئے
اور اگر بالفرض الہام ہی ہے تو یہ بہی حجت نہین تنویر المنار مین لکہا ہے کہ الہام
در احکام قضائیہ حجت نمی شود اگر ولی قاضی باشد واز الہام معلوم شد کہ حق بجانب
مدعا علیہ ست ومدعی کاذب ست واین علم وی قاطع ست ومدعی بینہ بر دعوے خود
آورد و در بینہ خلل موجب رد شہادت یافتہ نشود درین صورت این ولی قاضی
حکم بینہ خواہد کرد نہ بالہام خود زیرا کہ بر قاضی حکم بظاہر بینہ واجب ست نہ بباطن سخنے
بینی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند لو رجمت بغیر بینۃ لرجمت ہذہ رواہ البخاری
وامثال این بسیار اند انتہی حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب العلم
صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ مطبع دہلی مین لکہا ہے ذہب قوم من الزنادقۃ الی سلوک طریقۃ تستلزم
ہدم احکام الشریعۃ فقالوا انہ یستفاد من قصۃ موسی والخضر ان الاحکام الشرعیۃ
العامۃ تختص بالعامۃ والاغبیاء واما الاولیاء والخواص فلا حاجۃ لہم الی تلک النصوص
(الی ان قال) وانہ یعمل بمقتضاہ من غیر حاجۃ منہ الی کتاب ولا سنۃ فقد اثبت لنفسہ
خاصۃ النبوۃ کما قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ان روح القدس نفث فی روعی وقد بلغنا
عن بعضہم انہ قال انا لا اخذ عن الموتی وانما اخذ عن الحی الذی لا یموت وقال انا اخذ
عن قلبی عن ربی وکل ذلک کفر باتفاق اہل الشرع انتہی مختصراً حافظ ابن قیم
نے کتاب اغاثۃ اللہفان بحث مکائد شیطان مین لکہا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب
جو الہام والون اور رائے صائب والون کے سردار تہے کچہ فرماتے تو اوسے کمتر
شخص اوسبات کو رد کرتا اور اگر آپکو غلطی معلوم ہو جاتے تو رجوع فرماتے تہے
آپکا دستور تہا کہ اپنی خیالونکو کتاب وسنت پر پیش فرماتے اور محض خیالات پر
التفات نکرتے اور ان جاہلون مین سے ایک کو بہی نہین دیکہتے کہ شریعت پر
التفات کرتا ہو اپنی خیالات پر حکم کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا دل میرے پروردگار سے
یون بیان کرتا ہے اور ہم نے یہ بات زندہ جاوید سے حاصل کی ہے اور تم نے دینے

لوگونے اسیطرح کی گفتگو سے بیہودہ کرتے ہین یہانتک کہ کسی نے اس قدر کہ
کسی شخص سے کہا کہ تم عبد الرزاق کے پاس نہین جاتے کہ اونسے کچھ سن آو تو اوسنے
جواب دیا کہ جو شخص ملک خلاق سے سنتا ہے وہ عبد الرزاق سے سنکر کیا کرے گا
اور یہ نہایت جہالت ہے اس لیئے کہ خدا سے تو حضرت موسی بن عمران کلیم الرحمن نے
سنا ہے اون لوگونکی گفتگو غالباً شیطان سے ہوتی ہوگی یا نفس یا دو لوگونسے اور جو
شخص اپنے دلمین خواطر کے پڑنے سے یہ سمجھے کہ مجھکو حاجت شریعت نبوی کی نہین
تو وہ کفر مین سب سے بڑھکر ہے حضرت ابن مسعود سے مسئلہ مفوضہ کا (مفوضہ وہ عورت ہے
کہ زوج اوسکا مرگیا ہو پہلے دخول کرنے سے اور مہر بھی مقرر نہوا ہو) مہینہ بھر پوچھا گیا
بعد مہینے کے فرمایا کہ اسکا جواب اپنی رائے سے مین کہتا ہون اگر درست ہوگا تو
خدا تعالی کیطرف سے ہے اور اگر خطا ہوگی تو میری طرف سے اور شیطان کی جانب سے ہے اللہ تعالے
اور اوسکا رسول خطا سے بری ہین۔ اور حضرت عمر کے منشی نے آپکی سامہنے لکہا کہ یہ
وہ ہے جو خدا تعالی نے عمر کو بتایا آپ نے فرمایا کہ اسکو مٹا دے اور یہ لکہہ کہ یہ وہ ہے
کہ عمر کے نزدیک مناسب ہے اور یہ بھی حضرت عمر کا قول ہے جو بخاری نے کتاب الاعتصام باب
ما یذکر من ذم الرائے وتکلف القیاس مین لکہا ہے کہ اپنی رایونکو تہمت لگاؤ کیونکہ واسلئے
کہ مین نے ابی جندل کے دن اپنا یہ حال دیکہا کہ اگر مجھکو مقدور ہوتا کہ آنحضرت صلعم کی حکم کو
ٹالدون تو ٹالدیتا اور صحابہ کا اپنے رایون کو اچھا نہ سمجھنا بہت ہے اور مشہور ہے جیسا کہ دارمی وغیرہ
مین مسطور ہے حالانکہ امت کی نسبت اونکے دل پاک تر اور علم بہت گہرا اور وساوس شیطانی
سے بہت دور تھے وہ لوگ سنت کے تابع اور اپنی تجویز ونکو عیب لگاتے امت مین بڑھکر تھے اور
ان لوگونکا حال برعکس ہے انتہی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا انصاف فی بیان
سبب الاختلاف دیکھنے سے امید ہے کہ منصف متقی کو تعصب سے اور حمیت جاہلیت اولی
طریقہ اولی جاتی رہے گی الآمن خزلہ اللہ فی الدارین ۞ پایان نہین جدال کا انصاف
کی راہ بات اختر گین کا شرط ہے۔ قولہ صہ اخطار احتمالی مجتہد داخل است درصواب
یقین کہ ہرگز خوفی وخطرہ ندارد نہ درحق مجتہد ونہ درحق مقلد الخ اقول مین جہالت اور
غباوت اور حماقت تیکا اور اوسکے اقوال پر حیران ہون کہ اس داء عضال کا کیا علاج
ہوگا ۞ لکل داء دواء یستطب بہ۔ الا الحماقۃ اعیت من یداویہا

بحث شروط اجتہاد مین دیکھو کیا لکھا ہے اللہ تعالی نصب آیات کردہ و مقدمات صحیحہ بیان
کردہ ہر کس قادر ست برانکہ در آیات منصوبہ نظر کند و در مقدمات صحیحہ نظر کردہ تالیف نماید
داین زمان ہرگز خطا را راہ نیست زیراکہ از مقدمات صحیحہ نتیجہ نمی آید مگر صحیح و چون اور خطا افتاد
معلوم شد کہ در مقدمات صحیحہ نظر نکردہ و بالجملہ این تقدیر محال ست کہ شخصی خود را از سہوے
بعید داشتہ بقصد خالص کوشد کہ برای اصابت نظر کند ولصواب نرسد البتہ شد کہ او مجتنب
از سہوی نشد و در وقت نظر و در آیات تدبیر نکردہ انتہی مین کہتا ہون امام صاحب ہون یا کوئی
اور امام اگر دیدہ دانستہ احادیث صحیحہ مجمع علیہ (مثل حدیث رفع الیدین اور قرأۃ فاتحہ خلف
الامام اور حدیث جہر بآمین وغیرہ کہ جنکے نسبت تواتر لفظی یا معنوی کا اکابر محدثین سے
دعوی ثابت ہے) کو چھوڑ کر استنباط احادیث ضعیفہ سے شروع کیا تو پھر اس اجتہاد مین
خطا ہوئی یا نصوص صحیحہ صریحہ کو چھوڑ کر رائے اور قیاس کے تابع ہوئی تو پھر بحسب قول
مسطورہ بالا سے معلوم ہوا کہ اہل اہوا ہی مین سے گئے حاشاہ اللہ من ذلک اور بعد
خطا معلوم ہوئے اونکی کی مقلد کو کیونکر اونکے خطاء پر عمل جائز ہوگا من عمل عملا لیس علیہ
امرنا فہو رد رواہ البخاری اور حدیث لا طاعۃ الا فی المعروف تردید ایسے اجتہاد
کی نسبت حجت بینہ ہے اور اگر یہ خطاء احتمالی مجتہد داخل صواب متیقن مین ہے
تو پھر تخصیص امام ابوحنیفہ رح کی کہان ہوگی آئمہ ثلثہ بلکہ کل مجتہدین کا یہی حکم ٹھہریگا تو پھر ہمارا
مخاطب ہمکو رفع الیدین اور آمین بالجہر وغیرہ کے عاملین بالحدیث کو کیون مانع ہوتے ہے
ان افعال کو تو اولا رسول خدا م نے کیا پھر آئمہ مجتہدین سے تو خطاء احتمالی مین امام
صاحب اور اونکے مقلدین اور باقی امام اور اونکے مقلدین صواب متیقن مین برابر ہونگے
پھر ترجیح امام صاحب اکو آئمہ ثلثہ پر ترجیح بلا مرجح ہے اور اگر کہین کہ امام صاحب کے
استدلال کے حدیثین اگر آج ضعیف ہین تو امام صاحب کیوقت ضرور قوی ہین بالکل
صحیح نہین کیونکہ امام صاحب کے نزدیک احادیث ضعیفہ سے استدلال درست ہے تو اونکو
دلائل حدیثیہ پر صحت کا کسطرح یقین ہو سکتا ہے۔ اور اگر کہین کہ امام صاحب کے وقت
مین احادیث جمع نہوئین تہین تو پھر امام صاحب نے اجتہاد کس سے کیا مقلدین خود ہی
بحسب قول شعر مشہور ع بدنام کنندہ نکو نامی چند امام صاحب سے نفی عالمیت علم حدیث
کیا کرتے ہین کہہ سکتے ہین کہ امام صاحب کیوقت احادیث جمع نہ تہین کہہ کر

لہذا اہل تحقیق در محدث و مجتہد این تباین نوشتہ و در ہر دو فرقے بین بون بعید
ثابت فرمودہ الخ جیسا کہ میرے مخاطب تہا کر نے رسالہ موسومہ الخناس صفحہ ۱۱ مین لکہا
ہے اس سے توصاف معلوم ہوا کہ امام صاحب محدث نہ تہے کیونکہ منصب محدث
کا جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مصفی شرح موطا کے صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے
یہ ہے روایت حدیث وتمیز تحریف از غیر آن و شرح غریب از دلالت عبارت کہ باعتبار
لغت بودہ باشد و معرفت اسماء رجال جرحا و تعدیلا و ضبطا لمشکلہ و حکم بصحت و
ضعف کردن واعتبار وشواہد را دیدن و حکم باستفادہ یا غرابت کردن و مہمل را
تسمیہ نمودن و منصب مجتہد تجرید الفاظ کہ اشتباہ دران واقع شود و تعیین رکن
و شرط و ادب ہر یکے و تعیین ندب و وجوب کراہت حرمت اطلاق تقیید حکم و
مانند آن الخ امام صاحب مین جو محدث کے خواص ہین کہان تہے اگر ہوتے تو فرق
بے وجہ ہے ع چلون مین آپ ہی تہا صد جواب اس بات کی بدلے قولہ صفحہ تقلید
مجتہد بصورت تقلید ست نہ بحقیقت بلکہ در حقیقت اتباع خدا مثل تقلید رسول و
الخ اقول تقلید اور اتباع مین فرق بعید ہے بے سند بات مان لینی کا کسی نے
نام اتباع نہین رکہا اور رسول خدا کے اتباع کو تقلید رسول کسی نے نہین لکہا
قرآن مجید مین جابجا بنسبت انبیا علیہم السلام اور قرآن کے اتبعوا سے خطاب
فرمایا نہ قلدوا سے - قاضی بیضاوی کا قول جو تفسیر سورہ بقرہ مین تحت قولہ تعالی ۱۵
او لو کان اباؤہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون مین لکہا ہے نزلت فی
المشرکین امروا باتباع القرآن فمالوا الی التقلید وقیل فی طائفۃ من الیہود
دعاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام فقالوا نتبع ما وجدنا
علیہ اباءنا لانہم کانوا خیرا منا واعلم وہو دلیل علی المنع من التقلید
لمن قدر علی النظر والاجتہاد واما اتباع الغیر فی الدین اذا علم بدلیل انہ
محق کالانبیاء والمجتہدین فی الاحکام فہو فی الحقیقۃ لیس بتقلید بل اتباع
ما انزل اللہ انتہی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اتباع اور ہے تقلید اور لہذا
ما جاء عن الرسول والصحابہ کا نام حدیث رکہا اور ما جاء عن التابعین او من بعدہم کا
نام حکایت اور قیاس - معدومیت وجود دلیل مین تقلید منحصر ہے شاہ عبدالعزیز صاحب

تفسیر عزیزی سے سورہ بقرہ مین تحت قولہ صم بکم عمی فہم لا یعقلون کے بیان مین
لکہا ہے کہ اس آیت مین تقلید کے نکمے ہونیکی طرف مین اشارہ ہے اور اوسکے دو طور
ہین ایک یہ کہ علما سے پوچہنا چاہیے کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے وہ تیرے نزدیک حق پر ہے
یا نہین ہے اگر اسکے حق پر ہونا نہین پہچانتا ہے تو اوسکے ناحق ہونے پر تو اسکے پیچہے
کیون پڑا ہے اور جو اوسکے حق پر ہونیکو تو پہچانتا ہے تو بتا کس دلیل سے پہچانتا ہے اگر اور
لوگونکو دیکہا دیکہی پہچانتا ہے تو اسمین بات چل پڑی گی اور اوسمین تسلسل پڑیگا اور اگر اپنی عقل
سے پہچانتا ہے تو - تو اپنی عقل کو مسئلہ حق کے پہچاننے مین کیون نہین لگاتا ہے اور تقلید کی
ذلت کو اپنی اوپر گوارا اور پسند کرتا ہے - دوسرا طور تردید تقلید کا یہ ہے کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے
اگر اوسنے بہی اس مسئلہ کو دیکہا دیکہی سے سمجہا ہے تو تو اور وہ دونو برابر ہوئے اوسمین کون
خوبی ہے جو تو اوسکی تقلید کرتا ہے اور اگر اس مسئلہ کو اوسنے قرآن حدیث سے جانا ہے تو تیری
تقلید پوری ہوگی کہ تو بہی اس مسئلہ کو اوسی دلیل سے جان لے اور جب اوسکی دلیل معلوم ہوگئے
تو تقلید باطل ہوئی انتہی اور تفسیر کبیر مین بہی ایسا ہے لکہا ہے - غرضکہ معنی اتباع مجتہدین کا یہ ہے
کہ جب دلیل صحیح کسی مسئلہ مین مل جائے تو اوسکے برخلاف نچلے بلکہ جنپر اللہ تعالی انعام کیا ہے
اونکو فرمایا اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا - انکو اپنا ساتہی جانین اور فرمایا واتبع سبیل من اناب الی اور فرمایا
یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین تقلید کا نام اتباع ہے رکہنا ایسا ہی
جیسا کہ شیطان کے پیرون نے حرام چیزونکے نام رکہے ہین جنکو معالم تفسیرون مین اچہی معلوم
ہین مثلا شراب کا نام ام الافراح یا نبیذ اور سود کا نام معاملہ اور رہن ہے جہان کہ نفع پکڑنیکا نام
اجارہ اور محصولونکا نام حقوق شاہی اور مظلوم سے ناحق ظلم سے مال لینیکا نام تعذیر مالی اور
سب سے بڑی اندہیریکا نام دستور عدالت اور صفات پروردگار سے منکر ہونیکا نام تنزیہ اور
فسق کے مجلسونکا نام جنمین راگ اور نغمہ سرائے ہورہی ہو مجلس نشاط اور عرس اور حلالہ کرنیوالے
کے تحلیل کے نام کو نکاح سے اور محلل کو خاوند کے نام سے یاد کیا جسکے کرنیوالیکو آنحضرت نے
لعنت فرمائی اور تیس مستعار فرمایا اور نماز مین ٹکرین مارنے کو تخفیف الی غیر ذلک من الامثلۃ
جیسا کہ حیلہ سازونکا دستور ہے اغاثۃ اللہفان مولفہ حافظ ابن القیم مین ایسا ہی مسطور ہے
قولہ صفحہ ۱۶ تصرفات غیر مجتہد در احکام شرعیہ خواہ از جہت احوال دلیل باشد یا از جہت

منافی دلیل در صورت اختلاف مردود نہ الخ (۲) **قول** مخاطب ابن قاد حکمت علی نفسک کی

آپنے اس مقلد مجتہد کو مطلب ٹھہرا کر جیسے کوئی مفتی کوئی قاضی بنے ہوئی ہیں تصرفات اولہ منزحیہ

ہیں کر رہے ہیں انکی اثبات نیز فتوہ میں نواب سید محمد صدیق حسن خان مرحوم ہدایۃ السائل

الی ادلۃ المسائل کے صفحہ میں لکہا ہے **سوال** راجح جواز قضاء مقلد ست یا عدم جواز ام

جواب در امر قرآنیہ حاکم را امر کردہ اند بانکہ حکم کند بعدل و بحق و بما انزل اللہ و بما اراہ اللہ و

این امور را جز مجتہد دیگرے نمی شناسد زیراکہ مقلد قائل بقول غیر ست نہ قائل بحجت وی و نسبت

دانستن این معنی کہ فلان شی حق و عدل ست جز حجت راہی دیگر نبودہ و مقلد تعقل حجت نمیکند

تا باہتدا او بسوی احتجاج چہ رسد ہمچنین نیست نزد او علم بما انزل اللہ بلکہ نزد او ہمین علم بقول

کسے ست کہ تقلید وی میکند اگر فرض کنند کہ وی ما انزل اللہ و ما جاء عن الرسول صلعم را بطریق

علم صحیح می داند پس مقلد نخواہد بود بلکہ وی مجتہد ست ہر چند ازان انکار کند ہمچنین مقلد بالنظر

و فکر حاصل نیست و حکم او حکم بما اراہ امامہ خواہد بود نہ بما اراہ اللہ و نمی داند کہ این قول کہ امام

وی گفتہ موافق حق ست یا مخالف آن و قاضی در حقیقت کسی ست کہ حکم میکند میان مسلمانان

بانچہ از شارع آمدہ نہ بانچہ از امت آمدہ زیراکہ اجمع توابع انبیاء و رسل اند علیہم الصلوۃ والسلام

نہ متبوع آنحضرت صلعم چون معاذ بن جبل را بہ یمن فرستادن خواست فرمود چہ گونہ حکم خواہی کرد وقت

پیش آمدن قضا گفت حکم کنم بکتاب خدا فرمود اگر دران نیابی گفت بسنت رسول خدا صلعم فرمود

اگر دران ہم نیابی گفت اجتہاد کنم برای خود و تقصیری نکنم دران آنحضرت صلعم دست بر سینہ وی زد و

فرمود خدا را سپاس کہ رسول رسول را توفیق مرضی رسول داد ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ

این حدیث را روایت کردہ اند و ہر چند در وی سخن باشد لیکن حافظ ابن کثیر در جزئے طرق و

شواہد وے جمع نمودہ و گفتہ ہو حدیث حسن مشہور اعتمد علیہ آئمۃ الاسلام وقد اخرجہ امام احمد ایضا

و ابن عدی و الطبرانی و البیہقی و آئمہ حدیث را در وی کلام طویل ست و بعض گویند لا اصل لہ است

و بعض گویند حسن معمول بہ ست و بعضی گویند ضعیف ست و حق آنست کہ حسن لغیرہ و معمول بہ

علما و در وے دلالت ست برانکہ واجب بر قاضی تقدیم قضا بکتاب اللہ باشد بعدہ اگر دران نیابد

بسنت رسول وی حکم کند پس اگر در وے ہم نیابد باجتہاد و رای پردازد و مقلد ہرگز متمکن قضا بما فی

کتاب اللہ نیست چہ وی طریقہ استدلال و کیفیت آن نمی داند و نہ حکم بسنت رسول خدا صلعم

می تواند کرد بہمین وجہ و بجہت آنکہ میان صحیح و موضوع و ضعیف و معلل تمیز نمی دارد و نمی شناسد کہ

بکدام علت معلل شده است ونه از اسباب متقدم ومتاخر وعام وخاص ومطلق ومقید ومجمل ومبین وناسخ ومنسوخ می فهمد بلکه خود بمنای این الفاظ وتعقل معانی وی پی نمی برد تا بدست
انصاف دلیل چیزے ازینها چه رسد وچون بگوید که نزد من چنین صحیح شده پس ترا وچه باشد واگر گوید شرعا چنین صحیح گشته پس وی نمی داند که شرع چیست غایت ما فی الباب آنکه گوید این حکم بقول فلان
بصحت رسیده ونمی داند که در نفس الامر صحیح ست یا نه وچون چنین است بدان حکم کردن یکی از قاضیان
نار باشد زیرا که اگر حکم او موافق حق افتاده است پس هر چند حق باشد اما وی نمیداند که آن حق یا
این حکم او باطل باشد ونمی داند که آن باطل ست واین هر دو کس در دوزخ روند چنانچه حدیث
بدان وارد شده وقاضی جنت همان کس باشد که حکم بحق میکند ومی داند که آن حق ست وشک
نیست که داننده حق مجتهد ست نه مقلد هذا یعرفه کل عارف درینجا اگر مقلد بگوید که من می دانم که
آنچه بدان حکم کرده ام قول امام من ست وآن حق ست وکما فی التلویح ص۲۴ مطبع نولکشوری

الادلة الاربعة انما یتوصل بها المجتهد لا المقلد فاما المقلد فالدلیل عنده قول المجتهد فالمقلد

یقول هذا الحکم واقع عندی لانه ادی الیه رای ابی حنیفة وکل ما ادی الیه رایه فهو واقع علیه
عندی انتهے) زیرا که هر مجتهد مصیب باشد گویم تو درین مسئله مقلدی یا مجتهدی اگر مقلد هستی
پس با هو محل نزاع را دلیل خود گردانیے وآن مصادره باطله باشد زیرا که نمی دانی که آن در
نفس الامر خود حق ست یا نه تا بدانستن زیاده بران چه رسد واگر مجتهد بودی چه ستم بر تو تحقق مانده که
مصیب بودن هر مجتهد از صواب ست نه از اصابت چنانکه اهل علم که قائل بتصویب مجتهدین اند
در مولفات معروفه بتحریر این مسئله پرداخته اند وچون اشتقاق مصیب از صواب ست نه
از اصابت زعم کردی که مذهب امام تو حق ست از وی مستفاد نشد زیرا که این صواب منافی خطا نیست
ولهذا در حدیث مسلم آمده که اذا اجتهد الحاکم فاصاب فله اجران وان اجتهد فاخطأ فله اجر وهذا لا
یخفی الا علی اعمی وچون درمیان صواب واصابت فرق نمی توانستے کرد بهتر آنست که نفس خود را
بسکوت مستور کنی زیرا که جاهل را به از خاموشے نیست وچنین کس را در مباحث علمیه دخل نمی باید
کرد بلکه وی در خور سے تعلم ست از کسیکه حق تعالی علم کتاب وسنت بوی ارزانی داشته تا آنکه
حلاوت علم ذوق نماید ومرارت جهل را دور کند این مسئله خیلی طویل الذیل ست ودر کتب اصول
وفروع خلاف دران مدون اما چون سائل از اقوال رجال سوال نکرده بلکه از تحقیق حق پرسیده
لهذا برهمین قدر اکتفا رفت تا آنکه در شهر تحاصم در لمری اتفاق افتد وانجا مجتهدی

برای قضایا فتنه نشود خصمین ترافع بسوی قضات مقلدین آن بلده کنند یا نه پس جوابش آنست
که اگر خصمین را وصول بقاضی مجتهد ممکن ست مقلد را نمی رسد که میان آن هر دو حکم کند بلکه هدایت
بقاضی مجتهد نماید و بگوید که پیش فلان بروید یا قضیه را بسوی وی رفع کنید تا قاضی مذکور دران
حکم بما اراه الله فرماید و اگر وصول تا وی متعذر یا متعسر ست درین صورت تولیت قاضی مقلد
بوجه ضرورت برائی فصل خصومت لاباس به باشد لیکن بروی واجب ست که دعوی علمی که
خود حال او نیست نکند و نگوید صح لی ذلک او صح شرعا بلکه چنین گوید که قال امامه کذا خصمین را بداند
که این حکم او بقول امام فلان ست و در حقیقت این قاضی محکم باشد نه حاکم و تحکیم در شریعت مطهره
ثابت شده چنانکه در قرآن کریم در شان زوجین آمده که فابعثوا حکما من اهله وحکما من اهلها
وکما فی قوله تعالی یحکم به ذوا عدل منکم و چنانکه در زمان نبوت و عهد صحابه در بسیاری
از قضایا همچنین اتفاق افتاده و هر که آب نیابد تیمم بخاک کند و یک چشم بودن بهتر از کور بودن ست
و عاقل برین حرف مقلدین و تمویه ایشان بر عامه بتعظیم شان مقلدین و نشر فضائل و مناقب
مجتهدین فریب نمی خورد و از موازنه کردن ایشان میان مقلد و کسیکه در زمانه این مقلدان بمرتبه
اجتهاد رسیده است از جا نمی رود زیرا که این چیزها خارج از محل نزاع و مغالطه قبیحه اند و در عامه
باین رهگذر نفاق زود تر پیدا میشود چه افهام ایشان قاصر از ادراک حقائق باشد و شناخت حق
نزدیک ایشان برجال ست و اموات را در صدور ایشان جلالت و مخامت و طبائع مقلدین
نیز قریب بطبائع عوام ست و چنانکه اینها بقبول اقوال علماء مجتهدین قریب اند همچنان عوام بقبول
قول ایشان اقرب بوده اند زیرا که رتبه مجتهدین مبائن مرتبه عامه ست و بجائی رسیده اند
که اذهان عامه از تصور آن تنگی می کنند پس چون مقلد بگوید که من بمذهب شافعی حکم می کنم و شافعی
اعلم بود ازین مجتهد که معاصر من ست و اعرف بود بحق از وی عامه بزودی هر چه تمام تر چون
سیل منحدر بتصدیق وی برخیزند و اذهان ایشان باذعان این مغالطه از وی باکمل انفعال
و اسرع تاثیر منفعل و متاثر گردد با آنکه مجتهد معاصر بجواب آن میتواند گفت که محل نزاع موازنه میان
من و تست نه میان من و شافعی و من عدل و حق را می شناسم و اجتهاد در رای خود در غیر
منصوص کتاب و سنت میکنم و تو هیچ نمی شناسی و نه بر اجتهاد رای خود قدرت داری و نه فهم
ترا هیچ رای و اجتهاد نیست زیرا که اجتهاد در رای عبارت از ارجاع حکم بسوی کتاب و سنت
بمقایسه یا بعلاقه ایست که اجتهاد آنرا جائز میدارد و تو نه کتاب می شناسی و نه سنت میدانی

تا بعد نسبت کیفیت ارجاع بسوے سفسطہ این ہر دو اصل بوجود مقبولہ چہ رسد و این جواب مجیب بنا بر
بانکہ حق بحث ست از فہم عامہ دور تر افتادہ و ممکن نیست کہ مخاطب بدان اذعان کنند و اینجا
کہ درین دور آخر زمان غریب الشان منقولات مقلدہ از ائمہ او قع اند در نصوص مسبتہ مثبتۂ
مجتہد عصر کہ از کتاب و سنت احتجاج میکنند اگرچہ کثیر طیب از ان نمیابد و درین باب چنین دیدہ
و شنیدہ شد کہ در بودن آنہا از علامات قیامت کبرے شک نتوان کرد با آنکہ اکثر مسائل این در
احکام و فتاوے خود از مقلدین دیگر نقل می آرند و جولان و صولت نمودہ آنرا منسوب با
بمذہب امام خود می نمایند و ہر کہ خلاف آن از کتاب و سنت بیارد او را حشویہ ما چنداو و
مخالفت مذہب و مباینت اہل علم میکنند حالانکہ اگر انہ کی ازین پایہ بالاتر روند دریابند
کہ خود ایشان مخالف امام خود بودہ اند نہ موافق او و این موافق امام ایشان ہست نہ مخالف وے
و سخن در عدم وجوب تقلید نزد وجود نصوص با تنقیح مناط این مسئلہ در کتب اصول فقہ اند مثل
مسلم الثبوت و شرح وی بحر العلوم عبد العلی وغیرہما مصرح ہست جمعی اہل علم قدیماً و حدیثاً درین باب
کتب و رسائل مستقلہ تالیف کردہ اند و وجوب تقلید عینی و اعیانی را از بیخ برکندہ و جوازش
در جائی باشد کہ تقلید مضاد نص صریح صحیح کتاب و سنت نیفتد و اگر در برابر نص قرآن و حدیث باشد
و العیاذ باللہ منہ پس کفر بواح و ضلال صراح خواہد بود و چہ مسلمانی باشد کہ در برابر قول رسول م
معصوم واجب الطاعۃ قول یکی از امت ترجیح دہند و باز دعوی ایمان نمایند انتہی۔ میں کہتا
ہوں کیونکر قاضے مقلد کی قضا اور مفتی کی افتا جائز ہوگی خود آنحضرت ص نے مفتیان رائے
کو جہال ضلال فرمایا ہے کچھ شک اور شبہ نہیں کہ مقلدین سب مفتی بالرائے ہیں۔ حدیقۃ
الندیہ شرح طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۹ جلد ۲ میں لکھا ہے ذکر النجم الغزی فی حسن التنبہ ان من اخلاق
الیہود و النصاری الاخذ بالرای مع وجود النص و القیاس الفاسد و الافتاء بذلک روی البزار باسناد
حسنہ ابن القطان عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل امر بنی اسرائیل
معتدلا حتی بدء فیہم ابناء سبایا الامم فافتوا بالرای فضلوا و اضلوا و رواہ ابن ماجۃ و لفظہ لم یزل امر
بنی اسرائیل معتدلا حتی نشاء فیہم المولدون ابناء سبایا الامم التی کانت بنو اسرائیل تسبیہا فقالوا
بالرای فضلوا و اضلوا و روی البزار و رجالہ رجال الصحیح فی الکبیر عن عوف بن مالک رض عن النبی م
قال تفترق امتی علی بضع و سبعین فرقۃ اعظمہا فتنۃ علی امتی قوم یقیسون الامور برایہم فیحلون
الحرام و یحرمون الحلال و من اخلاق الیہود و النصاری الغرض الانسان فیما لا یعلم و افتاء الناس

بغیر علم واخذ العلم عن العوام الذین لا یضبطون وفی الصحیحین عن ابن عمر رضہ قال سمعت رسول اللہ
یقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ ولکن یقبضہ بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالم اتخذ
الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ومن اخلاق الیہود والنصاریٰ ایضا
اخذ العلم من الکتب والاعتماد علی الکتاب دون الروایۃ وقد روی فی الحدیث والآثار من صحف
۔۔ الامۃ فی التوراۃ ان حیاتہم فی صدورہم روی الطبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ رضہ
قال قال رسول اللہ صلعم ان بنی اسرائیل کتبوا کتابا فاتبعوہ وترکوا التوراۃ وروی ابن ابی شیبۃ
عن ابن سیرین قال انما ضلت بنو اسرائیل بکتب ورثوہا عن آبائہم انتہی **قولہ ص ۱۱**
بخلاف احادیث متفق علیہا بخاری ومسلم کہ آنہا را محدثین اہل اخبار مورخین متاخرین در اول
درجہ از احادیث دیگر کتب حدیث در صحت نوشتہ چہ آن احادیث متفقہ مرفوعہ سوا متواتر ظنی
الی ان قال پس فقہ آئمہ اربعہ را کہ بتواتر مخدوم شدہ گذاشتہ ودر پس منقولات مورخین
اہل اخبار واقوال واسناد لسانی بی صحت ایشان رفتہ بر صرف قال رسول اللہ صلعم گفتہ ایشان
فریفتہ شدہ ظنیات را تقلید نمودن صریح حماقت وقبیح جہالت ونہایت ضلالت ست الخ
اقول اگر احادیث بخاری ومسلم وغیرہ ظنی ہین تو کل احتجاجات فقہا کے باطل ہونگی کیونکہ
اونکی سند مستقل کوئی نہین اپنے گفتہ پر احادیث سے سند لاتی ہین اور کہتی ہین ولنا ما رواہ
البخاری ومسلم اگر یہ احادیث ظنی ہین تو بدء الخلق کا حال اور احوال بہشت دوزخ عقاب ثواب
متواتر فقہ سے بتا کونسی فقہ کی کتاب مین دیکھ کر تم ایمان لائے ہوا ور تصدیق حاصل کی
ہے کتب علم کلام اور متکلمین کے اقوال سند ہونگی اس حمیت جاہلیت اور ہٹ دہرمی کا
کیا علاج اگر خوف طوالت رسالہ کا نہوتا تو اس بحث کو پوری طرح بیان کرتا لکن ناقل وگفنے
خیر ما کثر والہی ۔۔ شعر این ہجران واین خون جگر۔ این زمان بگذار تا وقت دگر **قولہ**
ص ۱۵ مقلد نزد اہل اصول وفقہ دو قسم ست یکی عامی خالص دوم مقلد عالم مستدل مقلد عامی
را برائے خود کار بند شدن حرام ست ومقلد عالم را بر صواب دید ورای خود بر خلاف مذہب
رفتن جائز ست الخ ۱۲ **قولہ** ۔۔ حد وہون او سکے دشمن کا موافق اوسکے اپنون کا +
ہونا وہ ہے جسکو اپنے پاس بیلے او سپہ شیدا ہون ۔ یہ تو بعینہ مطلب ہمارا ہے کہ اہل نظر کو
بر خلاف مذہب امام کے چلنا روا ہے لہذا سیکڑون فروع ایسے ہین کہ جنمین حنیفہ اونکے
موافق متبعین سکے مخالف ہین ع آنچہ مردم می کنند بوزینہ ہم + نیل الاوطار کے ملاحظہ

کرنے سے بخوبی یہ امر منکشف ہوتا ہے بلکہ فرقہ نا ورہ روافض سے حنفیہ کے مذہب کا اکثر ملا ہوا ہے کما قلنا قبل ایضا۔ شرکت مذاہب بعض مسائل مذہب دیگر سے کسی کو احد الفریقین سے مضر نہیں۔ تلفیق مذہب ایسکو کہتے ہیں جو ہمارے آجکل کے حنفی انکار کر رہے ہیں آزاد اسمعیل شہید نے اس مسئلہ کو الہام الحق میں تفصیل لکہا ہے طحطاوی غایۃ الاوطار شامی رسالہ ملا حسن شرنبلالی کا بغور دیکہیں **قولہ صفحہ ۳** درکتب فقہیہ اہل ترجیح مر مسئلہ مختلف فیہ المشایخ را تنقیح نمودہ راجح را از مرجوح جدا ساختہ مذہب قرار دادہ اند کہ ہذا ہو الاصح او الصحیح او الاظہر او الاوفق او علیہ الفتوی او بہ ناخذ الخ **اقول** الی اللہ المشتکی رب انجنی من احتمالی کثیر از الناس کالایتہ مخاطب من کتب حدیث میں بہی آئمہ حدیث نے ہر حدیث کی نسبت بعد تلاش اجزاء روایت او متون کے راجح مرجوح سے جدا کر دیا ہے کہ ہذا اصح ما جاء فی ہذا الباب او ہذا حدیث صحیح او حسن او حسن صحیح وامثال ذالک انصاف سے دیکہو تعصب ہی انصاف سے بعید ہوگا باوجودیکہ جنکی نسبت فقہا اصح یا صحیح کہہ رہے ہیں وہ صرف اقوال غیر مستندہ الی الامام ہیں۔ اگر اجماع محبت ہے تو صحیحین کی تفضیل پر اجماع الکل ہے اور اجماع الاکثر کا بہی یقین ہے مخاطب کو بہی انکار نہوگا گو ابن الہمام او اوسکے اتباع کا انکار تمہاری نظر سے گذر چکا ہو صاحب دراسات اللبیب نے ایک عمدہ دراسہ لکہا ہے صحیحین کے ترجیح پر ایسا اجماع ہے کہ امام ابو حنیفہ رح کی تقلید یا اوسکی تفضیل ائمہ ثلثہ پر اجماع ہے تفصیل اسکی لکہنا ضرور نہیں ہے بسوگند گفتن کہ ز شتر بلیت سپہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست۔ مخاطب کو اس اقرار سے معلوم ہوا کہ فقہ میں بہی ایسے مسائل ہیں جو راجح مرجوح کرنے کی حاجت ضرور پڑتی ہے کل نہ تو صحیح ہیں اور نہ ضعیف ہیں کہتا ہوں دراصل التزام صحت کا فقہا سے کتب مدونہ فقہ میں نہیں ہے بعض مسائل میں تو ایسی امام صاحب رح سے مخالف ہیں مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکہا ہے کہ صاحب ہدایہ نے دس جگہہ میں مخالفت مذہب امام کے کی ہے اور بعض فقہا رطب یابس جمع کر کے کوئی علماء بلخ کا قول ہے کوئی کرخی کا کوئی پزدوی کا او منسوب بہ امام کر دیا ہے ہم تو یہ سہے کہ دراصل التزام صحت استنباط امام صاحب ہی سے نہیں ہے تو پچہلوں سے صحت کا التزام کیا ہو سکتا ہے۔ امام صاحب کے مناقب اور حنیفہ کے اصول میں لکہا ہے کہ امام صاحب کے نزدیک حدیث ضعیف قیاس سے مقدم ہے میرے خاص مخاطب خالی کٹ ملان اور بڑے سعیدی دلیل ہے اس لئے سب تصدیق اوسکا قول نقل کرتا ہوں شیخ صاحب فرماتے ہیں ما آنچنانکہ تقلید واتباع امام ابو حنیفہ رح با احادیث واقوال

صحابہ نیست دیگر ے را نیست امام حافظ ابو محمد بن حزم گفتہ کہ اصحاب ابو حنیفہ ہمہ متفق اند کہ
کہ حدیث ہر چند ضعیف باشد مقدم تر و اولی تر از قیاس واجتہاد ست و دے تا بحد ضرورت از عمل
عمل بقیاس نکند و عمل بحدیث با قسامہ از دست نہد الی ان قال واز اقسام قیاس نیز جز بقیاس
مؤثر عمل نکند و قیاس تناسب و قیاس شبہ و قیاس طرد ہمہ نزد وے متروک و غیرہ معمول ست
انتہی میں کہتا ہوں تعجب ہے کہ ہماری خاص مخاطب غالی اور اوسکے اعوان کا عمل در آمد امام
صاحب کے اس چال پر کیوں نہیں ہے ملاہو لہے تعصب کا چہروں پر روغن مٹا سکے نہ کوئی
شیخ برہمن کا رنگ ہے + اس قول شیخ صاحب سے معلوم ہوا کہ جب امام صاحب ضعیف حدیث پر عمل
کر لیتے تھے جیسے شیخ نے کہا اور اوسے قیاس پر مقدم کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے
نقل کیا ہے امام سے اذا صح الحدیث فہو مذہبی یا یہ کہ المجتہد اذا استدل بحدیث
کان تصحیحا لہ کما فی رد المحتار یا کہا ہے کہ امام صاحب کے استدلال کی حدیثیں اگر آج ضعیف ہیں تو
امام کے وقت وہ صحیح و قوی ہیں بالکل صحیح نہیں کیونکہ امام کے نزدیک جب احادیث ضعیفہ سے
استدلال درست تھا تو اونکے کل دلائل حدیثیہ پر صحت کا کس طرح یقین ہو سکتا ہے بلکہ ضعیفہ
مرسل منقطع اور مدلس کی حدیث اور اثر صحابی سے حجت پکڑنے کے مجوز ہیں پس اونکے دلائل پر
یقین کرنا کہ وہ کتاب اللہ و سنت صحیحہ سے مبنی ہیں یا یہ قاعدہ کہ جب حدیث صحیح ملی وہ میرا
مذہب ہے یا مجتہد کا استدلال کسی حدیث پر اوس حدیث کی تصحیح ہے صحیح نہو گا کیونکہ جب حدیث ضعیف
امام صاحب قیاس پر مقدم کرتے تھے تو حدیث صحیح بطریق اولی مذہب امام ہو گا اور قیاس پر
مقدم ہو گی باوصف اسکے پھر یہ کہنا کہ امام کے مذہب کو لوگوں نے تصحیح مسائل فقہیہ کی ہے
اور اوسکے تصحیح کو ترجیح دینا تصحیح ائمہ حدیث پر خیالی و احتمال حمق سے نہو گا تصحیح حدیث کا وظیفہ
اہل حدیث کا ہے نہ فقیہ کا جیسا کہ شاہ ولی اللہ نے مصفی شرح موطا کی صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے اور
میرے مخاطب نے بھی صفحہ ۱۱ کتاب جامع الشواہد میں نقل کیا ہے ہمارے مخاطب کو قول
شیخ عبد الحق اور عینی کا یاد رہے شیخ صاحب شرح سفر السعادت کو صفحہ ۲۱ میں ہدایہ والی کے
نسبت یہ کہا ہے و کتاب ہدایہ کہ در دیار مشہور و معتبر ترین کتابہا ست نیز درین باب ہم انداختہ
چہ مصنف در اکثر بنای کار بر دلیل معقول نہادہ و اگر حدیثی آوردہ نزد محدثین خالی از ضعف نہ غالبا
اشتغال وقت آن استاذ در علم حدیث کمتر بودہ ست الفاظ کم سے ساتھ تر کا نہایت لطیفہ رکھتا ہے
العلامہ عینی نے خطبہ شرح ہدایہ میں لکھا ہے ان بعضہم ذکر انہ مفرط الاستدلال فی الفصول الاخبار

لیس لہا اصل فی الاصول بل ہذا الاکذب علی الرسول صلعم وقد روینا عن طریق البخاری بروایۃ
عن انس قال قال رسول اللہ صلعم من تعمد علی الکذب فلیتبوأ مقعدہ من النار انتہی اور اوسیکے
سو یہ ہے کلام اشرف بن طیب بن تقی الدین حیدر جرجی کا بلکہ اس سے بھی بڑھکر ہدایہ کی اکثر
اور اوسکی احادیث کا بے اصل ہونا ثابت کرتا ہے قال فی تنبیہ الوسنان ان الحدیث مالم یثبتہ
لہ سند فی الاصول لا یصلح للتمسک والتبول فان موضوعات الزنادقۃ واہل البدع جاوزت مایۃ
الف من الاحادیث کما صرح بہ النقاد ولو وجدہ واحد فی بعض کتب الحنفیۃ فلیس بہ اعتداد
کیف واکثر متاخری فقہائنا الحنفیۃ من علماء ماوراء النہر والعراق والخراسان لم یسندوا احادیثہم
التی یذکرونہا فی کتب الحنفیۃ الی اصل من اصول الحدیث الجلیل الشان حتی صاحب الہدایۃ التی
علیہ مدار رحی الحنفیۃ یظہر ذالک لمن راجع شرحہا الموسوم بفتح القدیر للشیخ کمال الدین ابن الہمام فانہ قد
بالغ فی حمایۃ مذہب الامام ابی حنیفۃ بتائیدہ بالاحادیث الثابتۃ فی الصحاح والسنن والمسانید
والمعاجم ولم یتیسر لہ تخریج احادیث الہدایۃ فی اکثر المواضع الظفر بلفظ الحدیث الذی ذکرہ صاحب
الہدایۃ ولم یظفر بعضہا بشئ اصلا انتہی ما فی تنبیہ الوسنان تفصیل اسکی یہ ہے کہ مسایل
اجتہادیہ مذہب حنفی جنمین بعض اقوال موافق ہین آیات اور احادیث صحیحین وغیرہما کے
سوا انمین کلام نہین اور بعضے اقوال مخالف ہین صحیحین کے وہ تین قسم ہین ایک وہ جنکا
ماخذ اور احادیث صحیحہ ہین سوا احادیث صحیحین کے دوسری وہ جنکا ماخذ احادیث ضعیفہ
ہین تیسری وہ جنکا کوئی اصل نہین فقط دلائل عقلیہ سے مقابلہ نصوص صحیحہ کے ہین وہ بالاتفاق
حجت نہین اور یہ قسم اخیر اکثر اور غالب ہدایہ مین ہین چنانچہ شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادۃ
مین لکھا ہے ہیچ ہے تصحیح ائمہ حدیث کے نسبت تصحیح فقہا کی کیا وقعت رکھتی ہے
بیجا ہے بام یار سے دعوی کہسری + اپنی زر باط قدای آسمان دیکھہ ممکن نہین کہ یون
مقصد تجہے ملی + اس جنس کی تلاش مین اک اک دکان دیکھہ + حافظ ابن قیم کتاب اغاثۃ
اللہفان کے ساتوین باب مین لکھتے ہین کہ قرآن کریم اور حدیث کی سوا جو لوگون نے
کتابین بنائین ہین اور اونکی تجویزین اور معقولات ہین جنمین وہ علوم ہین کہ جنپر اعتماد نہین خواہ
جہل ہو توہمات ہین کہ امر حق سے کچھہ اونکو مس نہین خواہ درست باتین ہین مگر ونکو اون سے
کچھہ فائدہ نہین بلکہ صرف تقلیدین اور تجویزین ہین تو اس قسم کی کتابین وغیرہ ایسے ہین جیسا
دبلے اونٹ کا گوشت سخت پہاڑ کی چوٹی پر رکہا ہو کہ نہ جگہہ آسان ہے کہ کوئی اوپر چڑہ

اور نہ ثابت ہے کہ کوئی نقل کرلاوے اور جو کچھ کسی نے لکھا ہے وہ قرآن مجید اور حدیث این
صحیح تفسیر اور شرح و تفسیر سے موجود ہے بیں وسکے یہان بجز کلام کے طوالت اور بناوٹ اور
دقت کو اور کچھ فائدہ نہین انتہی ⁂ الا کل شیء ما خلا اللہ باطل + جن اشیا کو امام صاحب
نے ناپسند سمجھا ہوگا اوسی بات کو متاخرین حنفیہ کر رہے ہین اہلحدیث پر ناحق تہمتین لگاتے
ہین ⁂ قد اصبحت ام الخیار تدعی + علی ذنبا کلہ لم اصنع + امام صاحب کی
نسبت خود صاحب نور الانوار نے بحث شروط اجتہاد و مسئلہ المجتہد یخطی و یصیب مین طعن
اعتزال کا لکھا ہے - خدا کا جھوٹ بولنا اور وعید مین خلاف ورزی کرسکنا شرح عقائد
ترجمہ ⁂ مین ہے - انبیا علیہم السلام سے خطا کا سرزد ہونا مرقات ملا علی قاری اور شرح
سفر السعادۃ شیخ عبد الحق اور اکثر کتب اصول حنفی مثل نور الانوار و حسامی وغیرہ مین موجود ہے
ہدایہ مطبوعہ مصطفائی کے صفحہ ۲۶ مین لکھا ہے اگر تھوڑا سا پیشاب پانی مین ملجاوے تو
اوس سے وضو کرنا جائز ہے - قاضیخان مطبع نولکشور کے صفحہ ۳۶۴ عالمگیری مطبوعہ دہلی
صفحہ ۲۳ رد المختار کے صفحہ ۱۳ مین لکھا ہے کہ پیشاب کے ساتھ مردار کی جھلی پر قرآن لکھنا جائز
ہے نعوذ باللہ من ذلک در مختار باب المیاہ غایۃ الاوطار مطبع صدیقی کے صفحہ ۱ مین
لکھا ہے کہ کتے کو بغل مین لیکر نماز پڑھنے جائز ہے اور اوسی کتاب کی صفحہ ۹۹ مین لکھا ہے کہ کتے کے
کھال کی جائے نماز اور ڈول بنانا جائز ہے طحطاوی باب المیاہ و کتاب الصید اور مینہ مین
لکھا ہے کہ خنزیر کا چمڑہ دباغت سے پاک ہوتا ہے - بلا انزال دخول سے غسل واجب نہوتا
در مختار کے صفحہ ۱۹ مین لکھا ہے - در مختار مین کتاب الحظر والاباحۃ مین لکھا ہے کہ سور نے
کا دودہ بکری کے بچے کو پلایا جاوے تو وہ حلال ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دودہ پاک ہے
فتاوی برہنہ اور بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین لکھا ہے کہ عضو تناسل پر لفافہ حریر کر جماع کرلے
سے بدون انزال غسل واجب نہین ہوتا قاضی خان کے صفحہ ۱ مین لکھا ہے کہ تسکین شہوت
کیلئے مشت زنی جائز ہے اور ابن الہمام نے فتح القدیر شرح ہدایہ کے صفحہ ۲۹ مین بھی یون ہی
لکھا ہے مسند خوارزمی جو مسند ابو حنیفہ کر مشہور ہے اوسکی صفحہ ۱۰۳ مین لکھا ہے کہ زمین اور
جسم اور کپڑا کسیطرح ناپاک نہین ہوتے طحطاوی کے صفحہ ۴۵ مین لکھا ہے کہ چھت پر نجاست
ہی ہے اور نہایت ہی تھوڑا پانی چل رہا ہے تو وہ پانی پاک ہے - طحطاوی کتاب النکاح
باب المحارم کے صفحہ ۲۰۸ مطبع کلکتہ مین لکھا ہے کہ قیامت مین نکاح محارم سے جائز ہوگا

سوائے مان اور بیٹی کے ۔ دُرِّ مختار کے صفحہ ۳۰ مین لکھا ہے کہ عورت کی رطوبت اندام
نہانی پاک ہے جو لوگ کہ حنفیہ کو متواتر سمجھتے ہین اور احادیث کو ظنی جیسا کہ میرے مخاطب رسالہ
کے صفحہ ۱۱ مین ہے) تو وہ اس رطوبت کو چاٹ لیا کرین ۔ دُرِّ مختار کے صفحہ ۳۶ مین لکھا ہے کہ
اگر انگلی سے نجاست لگی ہے تو وہ چوسنے سے پاک ہو جاتی ہے ۔ حنفیہ کے نزدیک زیورات
و جواہرات و مروارید فیروزہ لعل الماس وغیرہ اور گھوڑے خچر اونٹ سواری یا باربرداری
کے اور مکانات کرایہ اور نابالغون کے مال مین خواہ یہ سب کروڑہا روپیہ کے ہون زکوٰۃ واجب
نہین ہے کیسے حیلہ ساز ہین جو اسکے فرض کو ٹالتے ہین اور خود مطلبی کیلئے ہر ایک بات حیلہ کو
ثابت کر لیتے ہین یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسہم اور یہ ارشاد
ان المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعھم الآیۃ ۔ شیخ محمد معین نے دراسات اللبیب صفحہ ۳۵۹
مین لکھا ہے ان ابا حنیفۃ من کبار الملتفت وانما النعت والسمین ممن ترسم بمذہبہ انتہی ۔
قولہ صفحہ ۲۴ مجتہدین زمانہ مفقود ہے ۔ **اقول** یہ وہم ہے یا مغالطہ ہے اجتہاد مطلق
مستقل اگرچہ چند مدت سے نہین پایا گیا لیکن اجتہاد فی البعض اور اجتہاد منتسب تو
آجتک جاری ہے علمائے محققین اجتہاد مطلق کے جواز و وقوع کا بارہوین صدی مین دعوٰی
کر گئے ہین اور اصولیین کتب اصول مین قیامت تک اوسکے امکان و وقوع پر فرما چکے ہین
شاہ ولی اللہ مصنف شرح موطا کے اوائل مین اور عقد الجید مین رحمہ اللہ مولوی عبد الحی کا رسالہ فوز
الکبیر اور مسلم الثبوت اور شرح اوسکا بحر العلوم کو بغور دیکھین متقدمین حنفیہ مین شرط
اجتہاد کے حفظ مبسوط اور ظاہر روایت کا تھا جیسا کہ کتب اصول فقہ مین بحث شروط
اجتہاد مین مشرح و مرقوم ہے اب تو انکار میرے مخاطب کا واقعی سچ ہے حنفیہ مین آج
کل کوئی مجتہد کیا بلکہ بزعم مخاطب عالم بھی نہین رہا چنانچہ کتاب صیانۃ الاکیاس کے
صفحہ ۲۴ مین لکھا ہے کہ علمائے این زمانہ در عامی داخل اند اور عموم خطاب مین متکلم اس قول
کا بھی داخل ہے ہم تو ڈوبے ہین صنم تم کو بھی لے ڈوبینگے ۔ اسی اعلام
اہل علم مین داخل نہین بالاتفاق جیسا کہ ابن عبد البر نے اسپر نقل اتفاق کیا ہے کیونکہ
مقلدین علوا خود اقرار رکھتے بایں خود معترف ہین کہ ہمکو کتاب اور سنت کا علم نہین اور ہم
سمجھتے ہیں بلکہ یہ وظیفہ مجتہد کا ہے پس جب مقلدین علماء مین معدود نہین تو پھر اون
تو اطاعت خدا کی ممکن ہے نہ رسول صلعم کے علم تام ہے لقیس کا ہ مقابلہ ظلمت

ے مستعمل ہے اور تعریف علم الیقینی کے اعتقاد مقلدین پر صادق نہین آتے گو کہ وہ اپنے آپ کو
بڑے اکابر افاضل سمجھتے ہین حسب حال اہل رائے ہونیکا اہل علم سے او نپر ابد الاباد کے
صادر ہے ؎ جاہل کو تقدیر کی ہرگز رفو ہوتا نہین + سوزن تدبیر گو ساری عمر سیتی رہے
جو لوگ کہ قائل ختم اجتہاد کے ہین انپر شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے مصفی شرح موطا کے
صفحہ ۱۲ مین بخوبی رد فرمایا ہے اور کہا کہ اجتہاد در ہر عصر فرض ست بجہت آنکہ مسائل کثیرۃ الوقوع
غیر محصور اند معرفت احکام الٰہی در آنہا واجب و آنچہ مسطور و مدون شدہ ست غیر کافی ست و
در آنہا اختلاف بسیار ست کہ بدون رجوع بادلہ حل اختلاف آن نتوان کرد و طرق آن
تا مجتہدین غالباً منقطع پس بغیر عرض بر قواعد اجتہاد درست نیاید الی ان قال وسادہ
لوحان زمان ما کہ ازین جانب بکلی معرض اند ناقہ صفت مہاری در بینی خود محکم کردہ اند تقید آنہا
لہ کجا می روند کار ما از ایشان دیگر ست و ایشان را بفہم این امور مکلف نتوان کرد ؎
خلق اللہ للحروب رجالا + ورجالا لقصعۃ وثرید لیکن اجتہاد وہی ٹھیک ہوگا جو موافق سنت کے
ہو حافظ ابن قیم اغاثۃ اللہفان کے باب محبت کے بیان مین لکھا ہے کہ سب لوگون سے زیادہ
عالم اور صحیح تر عقل اور رائے اور خیلی معلوم کرنے مین وہ شخص ہے جسکی عقل اور رائے
اور قیاس موافق سنت کے ہوگی جیسے مجاہد فرماتے ہین کہ عبادت میں سے افضل عمدہ رائے ہے
اور وہ اتباع سنت ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ
مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ - اور جن لوگون کے رائے سنت کے مخالف ہو ایسے رائے والون کو سلف
لوگ شبہ والے اور خواہشون والے کہا کرتے تھے اسلیئے کہ جو رائے سنت کے مخالف ہو وہ جہل
علم اور خواہش نفس ہے نہ دین انتہی ؎ جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع ست + جز سر عشق
ہر چہ بخوانی بطالت ست + سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق + علمیکہ راہ بحق ننماید جہالت ست
قولہ صفحہ ۴۷ پس واجب گردید بر ما کہ دین ما از لسان و کتاب و مذہب طلبی بگیریم کہ ان ہمہ بہ
یعنی امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ست الخ اقول ؎ محال ست سعدی کہ راہ صفا
توان رفت جز در پے مصطفیٰ + اللہ تو فرماتا ہے وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا
نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا اور حضرت کا امر قرآن اور حدیث کی اتباع اور صحابہ کی اقتدا
کا ہے مشکوۃ مین باب الاعتصام حدیث ابن مسعود من کان مستنا فلیستن بمن قد مات
اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث ابو حنیفہ کا اسمین ذکر نہین بلکہ یہ منجملہ اتحاد

اربابا من دون اللہ سے اونکو غرض کر لیجیے اور ایسی ہیہ دیت کا حال بارے تعالی نے سورہ آل عمران اور سورہ توبہ مین بیان فرمایا اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ دین تو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین نازل ہوا اور وہان کے باشندہ امام مالک اور امام شافعی اور احمد بن حنبل تہے امام صاحب تو کوفہ مین رہتے تہے جو ملک نجد مین داخل ہے امام صاحب کے انتقال ہوے مین تو ساڑہی تیرا سو برس گذر چکے اونکی لسان سے اخذ دین کیونکر ممکن ہے اور مقلد امام کا بنتا کیونکر صحیح ہوگا کیونکہ اون سے تو اونکا قول سنا نہین اور نہ اونکی کوئی کتاب دیکہی پس سمجہنا نہیں مخاطب ہمارے کو اپنی کو مقلد اوس مولوی کا کہنا تہا جس سے سنا نہ امام کا بخاری و مسلم جو عبیدہ میں مروی ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ فلیبلغ الشاھد الغائب و بلغوا عنی دلیل کہ یہ ان دونون حدیث اونکی سے بطلان لتب رای اور قیاس کا بخوبی ثابت ہے کیونکہ پیغمبر خدا نے رائی اور قیاس آئمہ کی پہنچانے کا حکم نہین دیا کہ کوئی امام اونکی رائی اور تجویز سے سمجہے اوسکی تابعیت بہی لازم ہے یا اوسکے انکار سے کفر یا فسق لازم آتا ہے حدیث مسلم جو مشکوۃ مین کتاب الجہاد مین سلیمان بن بریدہ سے مروی ہے امیر مجتہد کی نسبت فرمایا

اذا حاصرت اھل حصن فارادوک ان تجعل لھم ذمۃ اللہ و ذمۃ نبیہ فلا تجعل لھم ذمۃ اللہ ولا ذمۃ نبیہ ولکن اجعل لھم ذمتک و ذمۃ اصحابک فانکم ان تخفروا ذممکم و ذمم اصحابکم اھون من ان تخفروا ذمۃ اللہ و ذمۃ رسولہ الحدیث اس سے معلوم ہوا کہ رائی اور قیاس سے انکار کرنیوالے پر کچھ الزام شرعی عائد نہین ہوتا میزان شعرانی کے صفحہ ۶۸ مین لکہا ہے کہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک حدیث ضعیف رائی سے بہتر ہے اور محدث غیر محقق بہی ہو تو بہتر ہے اہل رائی سے وکان ولدہ عبد اللہ یقول سئلت الامام احمد عن الرجل یکون فی بلد لا یجد بہا الا صاحب حدیث لا یعرف صحیحہ من سقیمہ و صاحب رائی فمن یسئل منہما عن دینہ فقال یسئل صاحب الحدیث ولا یسئل عن صاحب رائی انتہی وھکذا نقلہ السخاوی فی شرح الالفیۃ فی بحث حدیث الحسن ایسے مقلد کو جو رائی اور قیاس کو نص پر ترجیح دے علما محققین نے ضال اور مضل لکہا ہے اور اوسکے ایمان کو لا یعبا بہ سمجہا ہے حدیقۃ الندیہ شرح طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۱۹۵ جلد اول مین لکہا ہے واعلم ان بعضھم نقل عن الاشعری والقاضی ابا بکر الباقلانی

ابواسحق الاسفرائینی وامام الحرمین والجمہور عدم صحۃ ایمان المقلد وانہ لایکفی التقلید فی العقائد
الدینیۃ وبالغ بعضہم فیہ فحکی علیہ الاجماع وعزاہ ابن القصار لمالک وقال السنوسی فی شرح
مقدمتہ ثم اختلف الجمہور القائلون بوجوب المعرفۃ فقال بعضہم المقلد مومن الا انہ عاص بترک
المعرفۃ التی ینتجہا النظر الصحیح وقال بعضہم انہ مومن ولا یعصی الا اذا کان فیہ اہلیۃ لفہم النظر
الصحیح وقال بعضہم المقلد لیس بمومن اصلا وقد انکرہ بعضہم وذہب غیر الجمہور الی ان النظر لیس
بشرط فی صحت الایمان بل ولیس بواجب اصلا وانما ہو من شروط الکمال فقط وقد اختارہا
القول الشیخ العارف بن ابی جمرۃ والقشیری وابن رشد وابو حامد الغزالی وجماعۃ انتہی۔
وقد مناعن القرطبی یوید ہذا وفی حاشیۃ المقری علی شرح السنوسیۃ وقال ابن عطیۃ
فی تفسیرہ فی سورۃ البقرۃ عند قولہ تعالی اولو کان اباءہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون
وقوۃ ہذہ الآیۃ تعطی ابطال التقلید واجتمعت الامۃ علی ابطالہ فی العقائد وقال الزمخشری
لاضال اضل من المقلد وقال الفہری ناقلا عن القاضی الباقلانی ان التقلید فی اصول
الدین ممتنع انتہی میرے مخاطب کا کا قول بس واجب کردیا کہ کون قسم کا واجب مراد لیا ہے
مسلم الثبوت مین لکھا ہے لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالی علی ان یتمذہب بمذہب رجل من
الائمۃ فیقلدہ فی کل ما یاتی ویذر وغیرہ وزاد فی شرح المسلم فایجابہ تشریع جدید انتہی واجب شرعی
وہ ہرگز نہین بلکہ مباح بقدر بہی ہے نہین کیونکہ امور مباحات خطاب شارع سے ہوتی ہین۔ اور واجب
عقلی کا عقل انسان عاقل کا تقلید پر مقتضی نہین۔ امام صاحب کا قول ہکو اس قسم کے
وجوب اخذ قول اپنی کا بتا دین۔ مسلم الثبوت کہول کر دیکہین لایحل لاحد ان یقول بقولنا
مالم یعرف من این قلنا انتہی وکذا فی میزان الشعرانی تقلید عرفی اگر کوئی اچھی چیز ہوتی اور شرع
نے اوسکو جائز رکھا ہوتا یا کسی امام مجتہد نے لوگونکے لیے ثابت رکھا ہوتا تو سب سے زیادہ تر
مستحق اوسکے یہی متبعان دلیل ہے ہین ع بلا ئین زلف لیلی کین اگر لیتے تو ہم لیتے *
امام صاحب کو تابعی ہونے مین خصم کو موقع انکار ہے ثبوت اسکا اصعب من خرط القتاد ہے اگر
بالفرض بحسب زعم مخاطب تابعی ہے ہون تو ہمارا اسمین کیا حرج وجوب تقلید اونکے صرف
تابعی ہونے سے لازم نہین آتی نور الانوار مسلم الثبوت وغیرہا مین لکھا ہے واما التابعی
فان ظہرت فتواہ فی زمن الصحابۃ کشریح فیجب تقلیدہ وان لم تظہر فتواہ فلم یزاحمہم
فی الرای کان مثل سائر ائمۃ الفتوی فلا یصح تقلیدہ اگر کہین کہ یہ حکم اوسکے حق مین

جو عالم اہل نظر ہو تو ہم کہتے ہین کہ عامی کا کوئی مذہب ہی نہین بحر الرائق مین ترتیب صلوٰۃ
فوتی کے ذکر مین لکہا ہے العامی لا مذہب لہ بل مذہبہ مذہب مفتیہ اور عامی کا مذہب
تو تقلید اپنی مولوی کا ہوتا ہے کما فی المعالم تحت قولہ تعالیٰ فلولا نفر من کل فرقۃ طائفۃ
لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون وکذا فی نہایۃ
عقد الجید اور ابن الہمام نے فتح القدیر مین باب القضا مین وجوب اتباع تقلید مذہب
معین کو بخوبی رد کیا ہے **قولہ صـ** احکام قرآن و احادیث کہ بما از زبان و قول آئمہ
مجتہدین اربعہ رسیدہ اند بذریعہ کتب مدونہ اصحاب شان رسیدہ کافی شافی اند جمیع فروعات
شرعیہ را بالتفصیل الخ **اقول** پہلے مخاطب نے کہا کہ پس واجب گردید برما کہ درین از لسان ابو حنیفہ
بگیریم اور یہان آئمہ اربعہ کا ذکر ہے کتب مدونہ مذہب آئمہ ثلثہ مین تو اون مسائلون کا پتہ نہ
ہے جو میرے مخاطب کا عقیدہ اون سے برخلاف ہے حنفیہ کا قول ہے کہ امام کے زمانہ
مین احادیث تدوین نہین ہوئی تہین مین کہتا ہون تو پہر اجتہاد امام نے کس سے کیا اور اگر جمع
تہین تو اون احادیث کو کون لیگیا کتب فقہ مین تو رواہ البخاری رواہ مسلم والبیہقی والدار قطنی
والترمذی وابو داؤد وابن ماجہ کا ذکر ہے رواہ ابو حنیفہ کا تو تمام نشان ہی نہین یہ کیسی تقلید
ہے کہ امام کو چہوڑ کر مقلد اہل حدیث کی روایت مین ہوئی اگر ان لوگون کو احادیث کتب مدونہ
مذاہب اربعہ مین بالتفصیل ملتین تو احادیث کتب صحاح وغیرہ کو کاہی کو سند لاتے انصاف
یہ ہے کہ آئمہ اربعہ سے بلکہ اصحاب سے کئی احادیث مخفی رہین ہین میزان شعرانی مین لکہا ہے کہ امام ابو
حنیفہ کو بہت حدیثین نہین پہونچی اسلیے اونکے مذہب مین قیاس زیادہ پایا جاتا ہے
بلکہ قال فی دراسات اللبیب صـ ناقلا عن العلامۃ احمد بن عبد السلام نے کتاب برقع الملام
عن ائمۃ الاعلام - اور علامہ تفتازانی کا قول اوائل تلویح کے صـ مین مخاطب کو یاد دہانی
صاحب تلویح اور توضیح فرماتے ہین للعلماء المجتہدین لم یتیسر لہم علم بعض الاحکام مدۃ حیاتہ
کابی حنیفۃ لم یدر الدہر للخطار فی الاجتہاد وکمالک سئل عن اربعین مسئلۃ فاجاب عن ست
وثلثین لا ادری لیتے کو فقہ والون کو جسقدر حدیثین ملی ہین تو جابر جعفی کے وسیلہ سے
ملی ہین اور وہ نہایت کاذب تہا ترمذی نے باب فضل الاذان مین لکہا ہے لولا جابر الجعفی
لکان اہل الکوفۃ بغیر حدیث ولولا حماد لکان اہل کوفۃ بغیر فقہ اسیطرح ایک عذر امام محمد
کیطرف سے یہی یاد رہے کہ مشتغل بالفقہ کو نسیان حدیث کا غلبہ اور قصور ضبط مین ہو

صحابہ رضم کو دیکھا ہے اوسمین سے اب کچھ نہین دیکھتا بجز اذان دینے کے۔ اور دوسری
کہتے ہین کہ مین حضرت انس رضم کی خدمت مین دمشق مین گیا وہ رو رہے تھے مین نے کہا کہ
آپ کیون روتے ہین فرمایا کہ مین نے جو چیزین دیکھی ہین انمین صرف یہ نماز ہی دیکھتا ہون
اور وہ بھی ضائع کردی گئی روایت کیا ہے اسکو بخاری نے آور دوسری لفظون مین یون
ہے کہ جو کچھ مین نے رسول اللہ صلعم کے عہد مین جانتا تھا اوسکو آج نہین جانتا حافظ ابن قیم اغاثۃ
اللہفان کے باب سیزدہم مکائد شیطانی مین لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا ہے
کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تمپر فتنہ محیط ہوا ایسا فتنہ کہ بڑا اسمین بوڑھا ہوجاوے اور چھوٹا بڑا
ہوجاوے اور لوگ مین اسطرح رائج ہو کہ اسکو سنت ٹھہرالین اس صورت مین ہم مرجاوین
پیشتر کہ سنت مفقود ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل جب خلاف سنت رائج ہو تو اوسکا
کچھ اعتبار نہین اور نہ اوسکے طرف کچھ التفات چاہیے انتہے اور دارمی کے صفحہ ۳۱ مین مروی
ہے کہ عبداللہ بن مسعود کو ابو موسے اشعری نے کہا یا ابا عبدالرحمن انی رأیت فی المسجد انفا قوما
حلقا جلوسا ینتظرون الصلوٰۃ فی کل حلقۃ رجل وفی ایدیہم حصا فیقول کبروا مائۃ فیکبرون
مائۃ فیقول ہللوا مائۃ فیہللون مائۃ ویقول سبحوا مائۃ فیسبحون مائۃ قال فماذا قلت لہم
قال ما قلت لہم شیئا انتظر رأیک او انتظار امرک قال افلا امرتہم ان یعدوا سیاتہم وضمنت لہم
ان لا یضیع من حسناتہم ثم مضے ومضینا معہ حتے اتی حلقۃ من تلک الحلق فوقف علیہم فقال
ما ہذا الذی اراکم تصنعون قالوا یا ابا عبدالرحمن حصا نعد بہ التکبیر والتہلیل والتسبیح قال فعدوا
سیاتکم فانا ضامن ان لا یضیع من حسناتکم شیئ ویحکم یا امۃ محمد ما اسرع ہلکتکم ہولاء صحابۃ نبیکم
متوافرون وہذہ ثیابہ لم تبل وانیتہ لم تکسر والذی نفسی بیدہ انکم لعلے ملۃ ہی اہدی من ملۃ
محمد قالوا واللہ یا ابا عبدالرحمن ما اردنا الا الخیر قال وکم من مرید للخیر لن یصیبہ ان رسول اللہ
حدثنا ان قوما یقرؤن القران لا یجاوز تراقیہم وایم اللہ ما ادری لعل اکثرہم منکم ثم تولی عنہم
فقال عمرو بن سلمۃ راینا عامۃ اولئک الحلق یطاعنونا یوم النہروان مع الخوارج انتہے
لیکن تحقیق یہ ہے کہ اصل حدوث بدعت تقلید زمانہ فشو کذب مین ہوئی وہ تین زمانے جنکو
آنحضرت نے خیر القرون فرمایا ہے واللہ انمین مذہب تقلید نہ تھا کذب کو قرآن مین برابر
شرک کے رکھا ہے لہذا مقلدین پر طلاق لفظ مشرکین کا اور تقلید پر طلاق لفظ شرک کا
کیا جاتا ہے دنیا مین آجکل اکثر لوگ یہی مقلد بنتے ہین وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم

مشکوٰۃ حدیث بخاری من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد۔ بخوبی یاد رہے
بڑی مصیبت دین میں پڑی ہے کہ گمراہی بھی انہیں بعض حضرات مقلدین متعصبین کے
طفیل سے ہوتی ہے ؎ جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج ؛ کون
رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے مقولہ صفحہ ۳۶ وثانیہا قول رسول اللہ صلعم اتبعوا السواد الاعظم الخ
اقول یہ جو حدیث ابن ماجہ صفحہ ۲۹۲ میں آیا ہے کہ ان امتی لا تجتمع علی الضلالۃ فاذا رایتم
اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم تو جس وقت پیغمبر خدا صلعم نے یہ فرمایا تھا اس وقت صحابہ کی جماعت
عظیم موجود تھی پھر اس جماعت کی پیروی چھوڑ کر امام ابوحنیفہ کی جو اسّی برس پیچھے پیدا
ہوا تقلید کرنا صریح حکم رسول خدا صلعم کے خلاف ہوگا اور تقلید شخصی کرنیوالا اہل سنت وجماعت
سے نہ ہوگا اہل مدینہ منورہ نے امام ابوحنیفہ کے خلاف کیا کیونکہ وہاں کے امام امام مالک تھے رحمہ اور
اہل مکہ نے بھی اونکے خلاف کیا کیونکہ وہاں کے امام امام شافعی رحمہ تھے اسیطرح سارے
محدثین ارباب صحاح وغیرہ نے انکا خلاف کیا بلکہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد اونسے مخالف ہوگئے
پھر امام ابوحنیفہ کی تقلید کرنا سواد اعظم مکہ و مدینہ وغیرہما کے خلاف کرنا ہے حافظ ابن قیم
اغاثۃ اللہفان کے باب دسویں میں لکھتے ہیں کہ رفیق نہ ہونے سے تنہائی سے نہ گھبراوے
اور یہ کہنے نہ لگے کہ لوگ کہاں گئے میں تو انہیں کی پیروی کرونگا اور اکثر لوگوں کا یہی حال
ہے اور اسی حال نے سبکو تباہ کر دیا ہے پس سچا بصیرت والا وہ ہے جو ساتھی کے کم ہونے
یا بالکل نہ ہونے سے نہ گھبراوے بشرطیکہ دل میں رفاقت اہل قافلہ کی سمجھتا ہو جنپر اللہ
تعالی نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین کو جو عمدہ رفیق
ہیں اپنا ساتھی جانتا ہو جیسا کہ فرمایا اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا کیونکہ راہ طلب میں آدمی کا اکیلا ہونا دلیل
سچی طلب کی ہے۔ اسحق بن راہویہ سے کسی نے ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے اوس کا
جواب دیا سائل نے اونسے کہا کہ آپکی بھائی امام احمد بن حنبل بھی اسمیں آپ ہی کے موافق
فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ مجکو گمان نہ تھا کہ کوئی اسبات میں میری موافقت کرے گا
غرضکہ بعد ظاہر ہونے صواب کے موافق کے نہ ہونے سے نہ گھبراوے اس لئے کہ امر حق جب
ظاہر و باہر ہو جاتا ہے تو کسی دلیل کا محتاج نہیں رہتا جو اوسکے حق ہونے کی شہادت
دے اور دل حق کو ایسا دیکھتا ہے جیسے آنکھ آفتاب کو دیکھتی ہے تو آفتاب نکلنے پر آنکھ

کہ اس کا کچھ ضرورت نہین ہوتی کہ اسکے نکلنے پر گواہی دے اور موافق ہوا اور ابوشامہ
عبدالرحمٰن بن اسمعیل نے کتاب الحوادث والبدع مین کیا خوب کہا ہے کہ جہان جماعت کے
ساتھ رہنے کا حکم ہے اوس سے یہ غرض ہے کہ حق بات کا ساتھی اور پیرو ہو گو اوسپر چلنے والے
تہوڑے ہون اور مخالف بہت اسلیئے کہ حق وہ ہے جسپر پہلے جماعت آنحضرت صلعم کے عہد
مبارک اور صحابہ کی تہے اور اونکے بعد جو باطل والے بہت ہوگئے ہون اونکا کچھ اعتبار نہین
عمرو بن میمون اودی فرماتے ہین کہ مین حضرت معاذ بن جبل کے ساتھ یمن مین ہوا اور جبتک
کہ شام مین انکو دفن کیا تبتک اونسے علحدہ نہوا پہر انکی وفات کے بعد سب لوگون سے زیادہ
تر فقیہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ رہا اونسے مینے سنا کہ فرماتے تہے کہ جماعت مین
رہنا لازم پکڑو اسلیئے کہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے پہر مینے اونکو ایک روز یون فرماتے
سنا کہ عنقریب تمپر ایسے حاکم ہونگے کہ نماز کو اوسکے وقت سے ٹالینگے پس تم وقت پر پڑہ لینا کہ تم
ادا ہو جاویگی پہر اونکے ساتھ پہر لینا کہ وہ تمہارے لیئے نفل ہو جائیگی مین نے عرض کیا کہ
اے اصحاب محمد صلعم مین نہین جانتا کہ آپ کیا فرماتے ہین انہون نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے
مین نے کہا کہ آپ مجکو جماعت کے لیئے حکم فرماتے ہیں اور اوسپر ترغیب دیتے ہین پہر یہ فرماتے ہین
کہ نماز تنہا پڑہ لینا وہ فرض ہوگی اور جماعت کے ساتھ پڑہنا وہ نفل ہوگی اونہون نے فرمایا کہ اے
عمرو بن میمون مین تجکو گمان کرتا تہا کہ اس گانو کے لوگون مین تو بڑا سمجھدار ہے تجکو معلوم ہے
کہ جماعت کیا ہے مین نے کہا کہ نہین اونہون نے فرمایا کہ تمام آدمیون نے جماعت
کو چہوڑ دیا ہے جماعت وہ ہے جو حق کے موافق ہو گو اکیلا ہی ہو نعیم بن حماد کہتے ہین کہ
اس سے غرض یہ ہے کہ جب جماعت بگڑ جاوے تو تجکو وہی طریق اختیار کرنا چاہیئے
جسپر جماعت کے لوگ بگڑنے سے پیشتر تہے گو تو اکیلا ہے ہو کہ اس صورت مین تو ہی جماعت
ہوگا اور حسن بصری فرماتے ہین کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ سنت
درمیان دشمن اور ستمگر کے ہی یعنی سنت پر چلنے والیکے اکثر لوگ دشمن ہو جاتے ہین
اور اسپر ستم کیا کرتے ہین پس خداتعالیٰ تمپر رحم کرے طریق سنت پر صبر کرو اسلیئے
کہ اہل سنت پہلے زمانہ مین بہی کمتر تہے اور آیندہ بہی کمتر رہینگے وہ ایسے لوگ ہین کہ نہ
آسودہ لوگونکی آسودگی مین شریک ہوئے اور نہ بدعتیون کی بدعت مین اور اپنی طریق سنت پر
مرگئے یہانتک کہ اپنے پروردگار سے ملے تو اسیطرح انشاءاللہ تعالیٰ تم بہی ہو جاؤ اور محمد بن اسلم

ہوئی جسکے امت پر اتفاق ہے اپنے وقت مین سب سے زیادہ تابع سنت کے رہتے تھے کہ
فرماتے ہین کہ جو سنت مجکو آنحضرت صلعم سے پہونچی اوسپر مین نے عمل کیا اور اسبات کا حریص ہوا
کہ شانہ کعبہ کا طواف سوار ہوکر کرون کہ یہ سنت بھی ادا ہوجاوے مگر مجکو کرنے نہ دیا اور اونکو
عہد مین کسی عالم سے سوال کیا گیا کہ سواد اعظم یعنے بڑا گروہ کیا ہے جسکی باب مین حدیث شریف
مین یہ حکم ہے کہ جب لوگ اختلاف کرین تو تم بڑے گروہ لازم پکڑو عالم نے فرمایا محمد بن اسلم طوسی
بڑا گروہ ہے انتہی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خلاف اقل کا مقابلہ اکثر مین معتبر ہے جیسا کہ نور الانوار
تلویح بحث اجماع اور شرح وقایہ کتاب القضا مین موجود ہے حق بجانب واحد ہوتا ہے فئۃ قلیلہ
کے جابجا تعریف قرآن کریم مین وارد ہے وقلیل من عبادی الشکور۔ وقلیل ما ہم۔ کم من
فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ اجماع وہ نہین جو تمہاری مراد ہے +
ورنہ ہو تو حق بلشکر ابن زیاد ہے + قولہ ص ومقلدین مذاہب اربعہ را اہل سنت وجماعت
شاہ ولی اللہ وابن تیمیہ وغیرہما منصوص کردہ الخ اقول لفظ اہل سنت وجماعت مرکب ہے
آل اور سنت اور جماعت سے تو معنے اسکا طریقہ رسول وطریقہ صحابہ والا ہے حضرت
پیر کا قول غنیۃ الطالبین سے آپکو یاد رہے السنۃ ما سنہ رسول اللہ صلعم والجماعۃ ما اتفق علیہ
اصحاب رسول اللہ صلعم انتہی۔ اس مدعا کے تائید پر حنفیہ کے معتبر اصول کی کتاب توضیح سے
یہ بات ہمی میرے مخاطب کے اور اوسکی اعوان اخوان الشیاطین کو یاد رہے صاحب توضیح ص
باب مین لکھا ہے المراد بالامۃ المطلقۃ اہل السنۃ والجماعۃ وہم الذین طریقتہم طریقۃ الرسول ودون
اہل البدع انتہی ملا علی قاری شرح فقہ اکبر کے ص مین لکھا ہے وفی روایۃ علیکم بالسواد الاعظم
وعن سفیان رضہ لو ان فقیہا واحدا علی راس جبل لکان ہو الجماعۃ ومعناہ انہ حیث قام بما قام
بالجماعۃ فکانہ جماعۃ ومنہ قولہ تعالی ان ابراہیم کان امۃ انتہی میرے مخاطب جیسے تقلید کے
مبتدعین اہل سنت وجماعت مین داخل نہین جنکی نسبت شاہ ولی اللہ وغیرہ نے اہل سنت
وجماعت لکھا ہے وہ متبع سنت ہے نہ مبتدع۔ اہل انصاف غور کرکے دیکھین کہ منکر فرض قطعی کس
درجہ کا کافر ہے جمعہ جو فرض قطعی ہے اوس سے میرے مخاطب کا اشد انکار ہے۔ اور مرتد لایق قتل
کے ہے۔ ابوبکر صدیق نے مانعین زکوۃ سے قتال شروع کیا اور اونکی رای کو قتال مین حضرت
عمر نے پسند فرمایا کما رواہ مسلم فی کتاب الایمان بخاری نے جو کتاب استتابۃ المعاندین والمرتدین
وقتالہم باب من قتل من ابی قبول الفرائض وما نسبوا الی الردۃ مین لکھا ہے اوسی بغور پڑہین

جو منکر سنت کا یا تارک سنت صحیحہ ثابتہ غیر منسوخہ کا ہو اوسکو اصحاب حضرت صلعم کے خارجی اور
حنفیت کہتے تھے فتح الباری کتاب الصوم باب الحائض تقضی الصوم ولا الصلوٰۃ مین
لکھا ہے کہ سنت پر اعتراض کرنا شیوہ خوارج کا ہے اور حضرت عائشہ رض نے ایک عورت کو
جو سنت سے ناواقف تھی اور رائی کو دخل دیتی تھی فرمایا احرورية انت رواہ البخاری نے
کتاب الحیض اور مسلم مین مروی ہے کعب بن عجرہ سے کہ انہ دخل المسجد وعبدالرحمن بن الحکم
یخطب قاعدا فقال انظروا الی ہذا الخبیث یخطب قاعدا وقال اللہ تعالی واذا راوا تجارۃ
او لهوا انفضوا الیها وترکوک قائما - تو یہ حال اہل سنت وجماعت وہی ہین جو تابع سنت کے
ہین نہ اہل بدعت - **قولہ ۲۴۸** غیر مقلدین خارج از اہل سنت وجماعت ظاہر باہر اند لانہ

اقول جہلا ملت نسوان امت امر لے رائے گرفتار قیاس اتنا نہین سمجھتے کہ دین کو تو
رسول کریم صلعم لائے تھے نہ امام صاحب غیر مقلدین تو اتباع رسول خدا صلعم کے کر سے ہین اور اہل
حدیث آل رسول ہین شعر اہل الحدیث ہم اہل النبی وان + لم یصحبوا نفسه انفاسه صحبوا +
اہل حدیث کی نسبت کیدانی جیسونکے اقوال پسند کرکے اپنی عاقبت خراب نکرین - طحطاوی
نے درمختار کے شرح مین کتاب الذبائح مین اس فرقہ اور اسکے کتابوکو حق مین جو کچھہ کہا ہے
اوسے بغور پڑہین - فان قلت ما وقوفک علی انکم علی صراط مستقیم وکل واحد من ہذہ الفرق
یدعی انہ علیہ قلت لیس بالادعاء والتشبث باستعمال الوہم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل
عن جہابذۃ ہذہ الصنعۃ وعلماء اہل الحدیث الذین جمعوا الصحاح الاحادیث فی امور رسول اللہ صلعم
واقوالہ وافعالہ وحرکاتہ وسکناتہ واقوال الصحابۃ والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہم باحسان
مثل امام البخاری ومسلم وغیرہما من الثقات المشہورین الذین اتفق اہل المشرق والمغرب علی
صحۃ ما اوردوا فی کتبہم من امور النبی صلعم واصحابہ ثم بعد النقل ننظر الی الذی تمسک بہدیہم و
اقتفی اثرہم واہتدی بسیرہم فی الاصول والفروع فنحکم بانہ من الذین ہم ہم وہذا ہو الفارق
بین الحق والباطل والممیز بین من ہو علی صراط مستقیم وبین من ہو علی سبیل الذی علی یمینہ
وشمالہ انتہی اس عبارت سے جواب ادعاء حصر نجات کا مذاہب اربعہ مین صاف صریح
البطلان ہے صراط مستقیم اور عدم صراط مستقیم پر ہونا اپنا سا بخدا من فضیلت عظمیٰ عمل بالنبی
کے معلوم کرنا چاہیے ورنہ مجرد دعوے کچھ کام نہین آتا شعر بحرف وصوت میسر نگردد آنچہ
مین اسیر قفس طوطیان گویا را + ناظرین اور سامعین سے عرض ہے کہ مولوی عبدالحق

کا انصاف اپنی تالیف مین اور طحطاوے کی
در حضرت شاہ جیلان علیہ الرحمۃ
والغفران کی علامات کو دیکہین اور سوچین کہ اہلحدیث تشدد رحمہ کو لوگ ہین ۔ حضرت پیر کا
فرمان یہ ہے غنیۃ الطالبین کو صفحہ ۱۹۸ مین لکہا ہے واعلم ان لاہل البدع علامات یعرفون
بہا فعلامۃ اہل البدعۃ الوقیعۃ فی اہل الاثر الی ان قال کل ذلک عصبیۃ وغیاظ لاہل السنۃ
ولا اسم لہم الا اسم واحد وہو اصحاب الحدیث ولا یلتصق بہم ما لقبوہم اہل البدع (یا النجدی
والوہابی وغیرہما) کما لا یلتصق بالنبی صلعم تسمیۃ کفار مکۃ ساحرا شاعرا مجنونا مفتونا کاہنا ولم یکن
اسمہ عند اللہ وعند الملائکۃ وعند الانس وجنہ وسائر خلقہ الا رسولا نبیا بریا من العاہات کلہا
قال اللہ تعالیٰ انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا انتہی

ف اہل ابتداع کا حال ہے حمالۃ الحطب کا + تبت یدا سزا ہے ایسی ابی لہب کا

قولہ صفحہ ۵ در زمانہ نوح بن عصمہ کہ قرن ثالث تابعین ست مذہب امام باین کثرت
متبوع ومقبول خلایق آن زمان شدہ بود کہ ہمہ خلق اللہ از تلاوت قرآن مجید مشغول بآن فقہ
ومذہب شدہ بودند وبعضے خلق اللہ را حاجت ترغیب وادن بتلاوت قرآن بوضع حدیث افتادہ الخ

اقول میرے مخاطب ٹہاکر جیسے حنفی خود ہی درپے بدنامی اپنے مذہب کے ہو رہے ہین اس
قصے سے تو معلوم ہوا کہ بعض حنفیت کے سبب قرآن سے اعراض کرنیکے اور فقہ کیطرف مشغول
ہونیکی عادت قدیمی ہے جیساکہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مین لوگون نے اپنے دین اور کتاب کا
علم چھوڑکر سحر کا کام شروع کیا چنانچہ فرمایا واتبعوا ما تتلوا الشیٰطین علی ملک سلیمان
الآیۃ لہذا ملا علی قاری نے فقہ اکبر کی شرح صفحہ مین لکہا ف العلم ما قال فیہ حدثنا
وسواہ وسوسۃ الشیاطین + علاوہ یہ کہ حنفیہ کو جب علم حدیث سے واقفیت نہین ہوتی
در ترغیب ترہیب مین فضائل اعمال کے مثل فرقہ کرامیہ کے وضعی حدیثین بہی بنا لیتے
ہین کیونکہ اصل علوم حدیث ہے تو تقلید کے مارے ہوئے واقف نہین ہوتے ف
وسالہ سامری جیسے داند + رمز ارنی ولن ترانی + منجملہ اون وضاعین کذابین دجالین
کے میرے مخاطب کہ ملاجی جو احادیث وضعیہ تقبیل ابہامین اور وضعہا علی العینین
عند الشہادتین مین بمصداق حدیث مسلم یکون فی امتی دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث
بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم الحدیث لایا ہے جتنکے حدیثین تقبیل ابہامین لکہی ہین ساری محض
[illegible]

فرمایا ہے الاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلها علی العینین عند سماع اسمہ من المؤذن
فی کلمۃ الشہادۃ کلها موضوعات انتہے اور موضوعات ملا علی قاری مین ہے لا اصل لہا
ہکذا فی موضوعات ابن طاہر صاحب مجمع البحار و علامۃ الشوکانی اہل حدیث ضعیف کی
نسبت لا اصل لہ نہین کہتے کیونکہ ضعیف کا تو اصل ثابت ہوتا ہے مگر راوی مین کلام ہوتی
ہے اور موضوع حدیث کی نسبت لا اصل لہ کہتے ہین کیونکہ اسکا کوئی اصل ثابت نہین
اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اپنے فتوے تقبیل العینین مین فرمایا ہے کہ تقبیل علیینین اگر
سنت جان کر کرے تو بدعت ہے کیونکہ حدیث صحیح اسباب مین آئمہ اربع و محدثین کیا رسے
نہین پائی گئی ہم تو کسی امام کے ہوا و سنے اسباب کا ثبوت لاؤ اور اگر اون سے اسکا
ثبوت نہین پایا جاتا تو حنفی مذہب ہنوز ناقص و ناتمام ہے ۔ اور جو حدیث علی کی مقاصد حسنہ
مین فردوس دیلمی سے نقل کی ہے اوسحدیث مین راوی مجہول ہین یعنے حال ثقہ ہونا اونکا
معلوم نہین تو روایت راوی مجہول کے اہل اصول کے نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہے
اور فردوس دیلمی مین واہیات اور موضوعات تو دہ تو دہ مذکور ہین کما قال الشاہ عبد العزیز
فی بستان المحدثین ـــه وخیر الامور ما کان سنۃ + وشر الامور المحدثات البدائع +
قولہ ص‍ شہادت ثالث نیز باید شنید شاہ عبد العزیز صاحب در بستان المحدثین بر
ص۱۲ آوردہ کہ ابن حزم در جای گفتہ کہ قاضی ابو یوسف قضاء کل ممالیک اسلامیہ بدست
آوردہ الخ **اقول** وہل افسد الدین الا الملوک + واحبار سوء ورہبانہا + شاہ صاحب کتاب مذکور
مین فرماتے ہین کہ این دو مذہب در عالم از راہ ریاست و سلطنت رواج و انتشار گرفتہ اول
مذہب امام ابو حنیفہ و مذہب مالک زیرا کہ قاضی ابو یوسف قضاء کل ممالیک اسلامیہ بدست
آوردہ از طرف او قضاۃ می رفتند پس بر ہر قاضی شرط می کرد کہ عمل و حکم بر مذہب ابو حنیفہ نماید
تا آخر قصہ ۔ اس عبارت سے تو معلوم ہوا کہ مذہب امام صاحب کا قاضی ابو یوسف کی حکومت
کے طفیل مروج ہوا نہ باعتبار خوبی اور خوش اسلوبی کے ـــه عزیز الدین لاہوری چہ نکو
بر بند زید در اولیا کرد + حضرت مرادر ا ذکر اصحاب وقت فیصلہ شریعت مین التخاصمین
کے کبھی ایسے شرط نہین کی خود امام صاحب نے کسیکو احد الفریقین متخاصمین سے ثابت
نہین کہ کسی بات کی فیصلہ تقلید کی ہو کر اولا میرا مذہب قبول کر لے پہر مین تیرا فیصلہ کرونگا
یہ شرط صحیح نہین کیونکہ یہ تو قسم اکراہ کا ہے جو شرعا ممنوع ہے وہ اختیارات ابو یوسفی

اگر میری مخاطب جیسو نکو ملتی تو یہ بہی سب لوگونپر شرط التزام مذہب حنفیت کا کرلیتے اور اہل قرآن اور حدیث کو ارض اللہ مین اجراء سنت کا نکرنا دیتے گر بہ مسکین گر پر داشتے تخم گنجشک از جہان بر داشتے + این دو شاخ گاو گر خر داشتے + ہیچ کس را زنہ خود نگذاشتے +

امام ابو یوسف نے تو مخالف مذہب حنفی کو نہ وہابی بنایا تہا نہ غیر مقلد کیونکہ دراصل اوس زمانہ مین نہ عوام اور نہ خواص مین تقیید اور تعیین مذہب معین کے نہ تہی جیسا کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے بستان المحدثین مین لکہا ہے اور شاہ ولی اللہ نے عقد الجید مین لکہا ہے قال عز الدین بن عبد السلام لم یزل الناس یسئلون عن اتفق من العلماء من غیر تقیید بمذہب معین ولا انکار علی احد من السائلین الی ان ظہرت المذاہب و متعصبوہا من المقلدین انتہی قولہ صفحہ ۴۶ این اجرب التجربات ست کہ ہر ذی عزت خواہ معزز از جہت علم شدہ باشد یا از جہت دنیا وقتیکہ غیر مقلد شد و درحق مذہب امام و مسائل مذہب او بدگوئی شروع نمود فی الحال و فی الفور از خدا تعالی بیعزت دارین و رسوائی الکونین سازد الخ ۱ قول اس فقرہ کا تو امام صاحب رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین یہ عقیدہ ہے والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان و لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم اور جیسا کہ صحیح بخاری کے شرح فتح الباری صفحہ ۷۲ کتاب العلم حدیث الدین النصیحۃ للہ و رسولہ و لائمۃ المسلمین مین لکہا ہے و من جملۃ ائمۃ المسلمین ائمۃ الاجتہاد و تقع لہم بث علومہم و نشر مناقبہم و تحسین الظن بہم انتہی بلکہ جو ائمہ متقدمین کی نسبت بغیر حقیقت حکایت جرح و تعدیل کی اور اہانت کرے تو اوسکی حدیث غیر منظور ہے مقدمہ مسلم مین لکہا ہے کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا دعوا حدیث عمرو بن ثابت فانہ کان یسب السلف ہے۔ مگر اپنا مخاطب ہم کو کویا ڈر ہے یہ آپکا کہنا بیعزت دارین و رسوائی الکونین سازد یہ قول مشابہ اہل مکہ کے ہے جو باری تعالی فرماتا ہے ان نقول الا اعتراک بعض الہتنا بسوء انبیاء و اولیاء و علماء و اصفیاء و عرفاء و صلحاء ہمیشہ ہدف تیر محن رہتے ہین اللہ کے سنت اسی طرح جاری ساری طاری ہے اشد البلاء للناس الانبیاء ثم الامثل فالامثل رواہ البخاری شعرانی رح نے کتاب منن کبرے مین لکہا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ابو بکر صدیق رض مسموم مرے حضرت عمر رض مقتول ہوئے ابو لولوہ غلام مغیرہ نے ایک خنجر اونکی کمر مین مارا وہ نماز صبح مین تہے حضرت عثمان رض اپنے گہر مین مصحف کے اندر قرأت

رتے تھے اونکو گہیر کر پتہر مارے وہ ممبر پر سے بیہوش ہو کر گر پڑے اسیطرح اور لوگو نپر
پتہر برسائے کہ وہ مسجد سے باہر نکل گئے تب عثمان کو گہر مین اٹہا لائے جب مر گئے
جامۂ خون آلودہ مین بغیر غسل کے دفن کر دیا حضرت علی ابن ابی طالب رضہ
مارے عبدالرحمن بن ملجم نے ایک تلوار زہر آلودہ انکی پیشانی پر ماری اسکو
پکڑ لیا اور بعد موت علی رضہ کے قتل کیا حضرت امام حسن بن علی کو انکی بی بی جعدہ بنت
اشعث نے زہر دیکر مارا یزید نے اوس سے وعدہ نکاح کا کیا تہا بعد وفات کے جب
سوال نکاح کیا تو یزید نے کہا انا لم نکن نرضاک للحسن افنرضاک لانفسنا وہ حسرت
دنیا والآخرہ ہو گئی امام حسین رضہ انکا قصہ پر غصہ ایک وقت ہے جسکا خلاصہ کتاب
سر الشہادتین مین لکہا ہے یہ کربلا مین ہاتھ سے لشکر یزید پلید کے شہید ہوئے
کہتے ہین کہ اوسواقع مین دس ہزار نفس مارے گئے اور ایک ہزار عورت
بغیر زوج حاملہ ہو گئین اور ایک ہزار کنواریان خراب کی گئین حضرت عبداللہ بن زبیر
رضہ مکہ مین مقتول ہوئے انکو حجاج نے مصلوب کیا کئی ماہ تک سولی پر لٹکے رہے
اونکے سر کو پہرایا ایک جانب کعبہ کو منجنیق سے ڈہا دیا حضرت امام زین العابدین
مقتول مارے گئے اونکا سر مصر مین لائے اسیطرح جعفر صادق اسیطرح محمد باقر
اسیطرح محمد بن ابی بکر کو اہل مصر نے قتل کرکے تنور مین جلا دیا حضرت عمر بن عبدالعزیز
مسموم مارے گئے حضرت جنید رضہ پر وقت تقریر علم توحید کے شہادت کفر کی دیگئی

صاحب صحیح کو بخارا سے نکالدیا انہون نے موضع خرتنک مین جاکر انتقال
قبل زمانہ متوکل خلیفہ کے اہل سنت روایت حدیث سے ممنوع ہوگئی تہی مسئلہ
خلق قرآن پر ایک خلق کو سزا قتل وقید وضرب دی گئی امام نسائی صاحب سنن
کو اتنا مارا کہ وہ مر گئے شیخ احمد مجدد الف ثانی کو جہانگیر بادشاہ نے سجدہ تحیت نہ کرنے
پر تین سال تک قلعہ گوالیار مین قید رکہا جب شاہجہان بادشاہ ہوئے تب وہ قید سے
چہوٹے انہون نے اس مدت مین قرآن کریم حفظ کرلیا مرزا مظہر جانجان بہت سے
جماعت نجف خان رافضی کے بضرب قرابین شہید ہوئے مکہ معظمہ مین جو کچہ
تکالیف کفار قریش نے حضرت ؐ کو پہنچائی تہی وہ کتب اہل سیر مین معروف ہین یہانتک
کہ مکہ سے ہجرت کی طائف والون نے پتہرون سے پائی مبارک کو مجروح کیا تہا
بیت نہ شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانی + بہ پیش ہمت ما ہرچہ آمد بود مہمانی + الحاصل
علماء دین پر غالبًا بسبب حق گوئی وحق پرستی واظہار حق وتبلیغ اوامر ونواہی وتصحیح عقاید
خلق کے آفات وبلیات آتی رہتی ہین فساق وفجار ہمیشہ اعداء علماء رہتی ہین اور
جہلا علماء پر طاعن ہوتے ہین اہل رای اہل حدیث کے طاعن ہین اور سب وشتم
اہل حدیث سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہے اوسکا جواب وجزا ای بعد آنکہہ بند کرنیکے
اللہ سے پاوینگے بیت بوقت صبح شود ہمچو روز معلوم + کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور
اہانت محدثین کو علماء حنفیہ نے کفر ٹہرایا ہے اور ارتداد قرار دیا ہے صاحب خلاصہ
کیدانی نے اشارہ بالسبابہ کے مسئلہ مین اہانت اہل حدیث کی ہے اور ملا علی قاری
حنفی نے تزیین العبارۃ لتحسین الاشارۃ مین لکہا ہے کہ یہی کافی ہے واسطے تکفیر
کیدانی کے انتہی حالانکہ مذہب امام صاحب کا سنیت اشارت پر ہے کما رواہ محمد فی الموطا
کیدانی جیسونکی نسبت دراسات اللبیب کے ص مین لکہا ہے کہ امام مہدی کے ساتہ
پہلے مقلدین لوگ قتال کرینگے اور آخر لاچار ہوکر مطیع حکم ہونگے بالجملہ فہم قرآن اور
تدبر بعض ہر آیت سے لائق اسکے مضمون نکالنے کی کئی حجاب ہین منجملہ ادن کے ایک یہہ ہے
کہ کسی مذہب کو سنکر اوسکا مقلد ہوگیا اور اوسکے دل مین اوسکی بات جم گئی اور اگر کچہ
معنی خلاف اوسکے اعتقاد کے ظاہر ہوتے ہین تو شیطان تقلید اوسپر حملہ کرتا ہے کہ یہ
بات تیرے دلمین کیسی گذری یہ تو مخالف عقاید اکابر تیرے کے ہے وہ اس [illegible]

احتراز کرتا ہے اسلیئے امام غزالی وغیرہ نے صوفیہ کرام سے کہا ہے کہ علم حجاب اکبر ہے
مراد اس علم سے علم عقاید تقلیدی یا مذہب فقہی ہے ورنہ علم حقیقی جو آیات
کا ثمرہ ہے وہ کسطرح حجاب ہو سکتا ہے اور منجملہ ان حجابون کے ایک حجاب ہے اگر
تفسیر ظاہر پڑھ لی ہو اور یہ اعتقاد کرلے کہ مثلاً جو کچھ حضرت ابن عباس و مجاہد نے کہا وہ
درست ہے، سوا اوسکے اور کچھ معنی نہین ہین تو یہ بھی ایک پردہ ہے کیونکہ تفسیر کیلئے مدارج
ہین پہلا درجہ تفسیر مرفوع کا ہے جو حضرت سے ثابت ہو بسند صحیح پہر وہ تفسیر ہے جو صحابہ سے
ماثور ہے پہر وہ تفسیر جسپر لغت عرب شاہد ہے اس قسم کی تفسیر فتح البیان و ابن کثیر
و فتح القدیر مین ملتی ہے اور ابن عباس کی تفسیر مین معتمد تفسیر وہی ہے جو بخاری نے
اپنی صحیح مین اوس سے روایت کی ہے معہذا بعض معانی بعض تفاسیر مین ملتی ہین اور
بعض مین نہین ملتے اسلیئے جمود کرنا کسی ایک تفسیر یا مذہب مین سے ایک حجاب ہے دل
طالب علم آخرت کا بلکہ جس امام و عالم و مجتہد و فقیہ و صوفی کا قول موافق ظاہر کتاب و سنت
ہو وہ لائق قبول کے ہے اور جو خلاف اوسکے ہو قابل رد ہے کالای بد برپشت حمار
اسلیئے کہ ایسا شخص جسکی ہر بات مان لی جاوے سوا رسول خدا صلعم اور کوئی نہین ہے
کتنا ہی بڑا رتبہ دین یا علم مین رکھتا ہو مسئلہ رد تقلید مین علماء متبحرین نے طرح طرح
کے رسالے اور صحیفے مطبوع ہو چکے ہین دراسات اللبیب مؤلفہ شیخ محمد معین اور
ایقاظ ہمم اولی الابصار للاقتداء بسید المہاجرین والانصار وغیرہا کافی شافی جمیع
اس مسئلہ کے ہین - اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ

تمہاری کی ہے ہمنے خیر خواہی — اگر سمجھو تمہین کو ہے بہلائی
ادہر دنیا مین ذلت سے بچو گے — اودہر عقبے مین دوزخ سے رہائی
خدا کیواسطے بدعت کو چھوڑو — اگر کچھ خوف ہے تمکو خدا ئی
نہو جس کام مین حکم پیمبر — مقرر جانو ہے اسمین برائی
اگر اس پر نہ سمجھو تو جہل ہو — خدا نے مہر ہے دلپر لگائی

تمت بالخیر

حق کاپی رائٹ اس کتاب کا محفوظ ہے بغیر اجازت کوئی نہ چھاپے

له جیساکہ معیار الحق مؤلفہ حضرت سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کا